Regd E.P. No 861

رجسٹرڈ ڈی پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے

ممالک غیر ۷ روپے

فی پرچہ ۲؍

تواریخ اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۳ | ۲۸ راخاء ۱۳۳۳ ہش۔ ۲۹ رصفر ۱۳۷۴ھ۔ ۲۸ راکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۴۱

ڈاکٹر کاٹجو کے مضمون پر بے لاگ تبصرہ

"ہندو سماج میں تبدیلی کی ضرورت"

از جناب ڈاکٹر شنکر داس صاحب مہرہ دہلی

(۲)

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج بھارت میں بسنے والے اپنے کو ہندو اور مسلمان دو الگ ناموں سے پکارتے ہیں ان دونوں میں پورا تال میل نہیں۔ اس اتحاد کی کمی کی وجہ سے ہی ملک دو حصوں میں بٹ گیا۔ اور بہت خون خرابہ ہوا۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ اگر موجودہ فرقہ دارانہ نفاق موجود رہا تو ملک کی ترقی ناممکن۔ اتحاد، ترقی کی جان ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ اتحاد ہو کیونکر نفاق کی ٹھوس وجوہات ہیں جو تاریخی ہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ کوئی ہندو قرآن و حدیث پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کہ جب عربی ہی نہیں جانتے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مذہب اسلام برا ہے یا آنحضرت کی زندگی قابل تقلید نہیں یا یہ کہ کوئی ہندو مسلمان مذہب یا آنحضرت کی صفات سے واقف نہیں۔ آج صدیوں سے ہندو مسلم اس دیش میں اکٹھے رہتے ہیں۔ ہر چار کے بعد ایک انسان مسلمان ہے۔ مگر اس کے باوجود کوئی ہندو نہیں جانتا کہ شیعہ سُنی کا اختلاف کیا ہے۔ یہ قادیانیوں اور سنیوں کا جھگڑا جو حال میں پاکستان ہوا اس کی بنیاد کیا تھی۔ میرا یقین ہے کہ ہمارے محترم ڈاکٹر کاٹجو بھی نہیں جانتے۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ ہندو قرآن و حدیث پڑھ اور سمجھ کر مسلمان ہوئے غلط بات ہے۔ جتنے بھی ہندو مسلمان ہوئے وہ ہندو سماج کے ظلم و تشدد سے۔ ہندو سماج کی رجعت پسندی سے گھبرا کر یہی ایک حقیقت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہندو سماج میں عقائد اور مذہب کی بڑی آزادی ہے۔ آپ جو چاہیے مانیئے۔ جیسے چاہے پوجا کریئے جو چاہے پوجیئے۔ آپ کو پوری آزادی ہے مگر جو چاہیں آپ کھائیں یا جو چاہیں استعمال کریں۔ یا جیسی چاہیں آپ زندگی بسر کریں۔ اس کی آپ کو اجازت نہیں۔ سماجی رسم و رواج آپ کی زندگی کو دو بھر بنا دیتے ہیں۔ ایک ہندو کی زندگی ایک خاص قیدی کی زندگی ہے جو ہر وقت رسوم سے گھری رہتی ہے یہی کارن ہے کہ جو ہندو بھی اس قفس کو توڑ کر ایک دفعہ آزاد ہوتا ہے۔ وہ دوبارہ اس سماج میں واپس آنے کا نام نہیں لیتا یہی سبب ہے کہ ہمارا شدھی کی تحریک ہمیشہ ناکام رہتی ہے۔ ہندوؤں میں مذہبی آزادی تو پوری ہے۔ مگر سماجی یا سوشل آزادی کا نام نہیں اس سوشل آزادی کو پیدا کرنا ہندو سماج کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اسی مسئلہ پر محترم ڈاکٹر کاٹجو صاحب کو پورا دھیان دینا چاہیئے۔

اگر کسی طرح سے ڈاکٹر صاحب اس گورکھ دھندے کو سلجھا دیں۔ اور ہندوؤں میں سوشل انقلاب پیدا کر سکیں تو وہ انہیں ایک ایسی سطح پر لا کھڑا کریں گے۔ جہاں ہندو مسلم اتحاد خود بخود ہو جائے گا۔ اس میں مسجدوں۔ مندروں کی واپسی یا محمود اور غوری کے اعمال پر افسوس ایک غیر ضروری ہو جائے گا۔ آج ہندوستان کی ترقی کی رکاوٹ کا کارن مندر مسجد نہیں۔ اور نہ ہی محمود اور غوری کی تعریف یا مذمت ہے۔ بلکہ ہندوؤں کا وہ مجلسی رجعت پسندانہ نظام ہے۔ جو بھائی کو بھائی سے جدا کئے ہوئے ہے۔

ہندوؤں میں مجلسی سدھار کی چند تحریکیں

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندو سماج پچھلے پچاس سالوں سے بڑی تیزی سے بدل رہا ہے رجعت پسندی اور کٹر پن ختم ہو رہا ہے ہم صحیح معنوں میں ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔ خالصہ تحریک برہم سماج اور آریہ سماج کی تحریکیں ایسی ہیں جنہوں نے ہندو سماج کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی ہے۔ موجودہ دور میں مہاتما گاندھی جی کی ایک ایسی واحد شخصیت گذری ہے۔ جس نے مردہ ہندو سماج کو پھر سے دوبارہ زندہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اگر یہ تحریکیں عین وقت پر نہ ابھرتیں تو یقیناً تمام ہندو سماج مر چکا ہوتا۔ اور شاید آج ڈاکٹر کاٹجو صاحب کو یہ مضمون لکھنے کی نوبت نہ آتی۔ ہندو یا تو مسلمان بن چکے ہوتے یا عیسائی۔ آج شاید کوئی ہندو موجود نہ ہوتا۔ جو سالبقہ مندروں کا مطالبہ کرتا یا غوری اور محمود کے کارناموں کی مذمت کرتا۔ اگر ہندو سماج اسی تیزی سے بدلتا جائے جیسا کہ اب ہو رہا ہے تو آج سے بیس برس بعد ہم ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ چکے ہوں گے۔ جہاں نہ کوئی فرقہ دارانہ مسئلہ ہوگا نہ مندر مسجد کا سوال۔ مسلمان خود شرمندہ ہو کر مندر واپس کرنا چاہے گا اور ہندو اس پیشکش کو قبول نہ کرے گا۔

آزادی کا اثر ہندو مسلم سماج پر

آزادی نے تمام نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ آج فرقہ داریت کو بڑھاوا دینے والی تیسری طاقت ملک میں موجود نہیں۔ اگر وہ کہیں ہے۔ تو پاکستان میں مگر ہم نے اس بیماری کو جسم سے خارج کر دیا ہے۔ اب آگے بڑھنا باقی ہے ہندو کوڈ بل ایک پہلا انقلابی سوشل قدم ہے مشترکہ انتخاب دوسرا بڑا سیاسی قدم ہے ہندی کا قومی زبان بننا تیسرا بڑا ابتدائی قدم ہے۔ یہ تینوں اقدام ہمیں ایک بڑی مضبوط قوم بنانے والے ہیں۔ یہ تینوں اقدام ہندو سماج کو اس سطح پر لا کر کھڑا کر دیں گے۔ جہاں ہندو مسلم ملاپ ایک لازمی نتیجہ ہوگا۔ ہندی مسلم چاہیں تو بھی اس کے اثر سے بچ نہیں سکتے۔ انہیں مجبور ہو کر متحدہ سماج میں جذب ہونا ہوگا۔

سورگیہ شری پٹیل کے جانشین

ہمارے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو سورگیہ پٹیل کے جانشین ہیں۔ سردار پٹیل تاریخ میں وہ مہان ہستی ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے آج کا بھارت موجودہ راشٹر بنایا۔ جو کام انہوں نے کیا وہ بھگوان رام۔ کرشن۔ بودھ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ راکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خراب ہی ہے گھٹنے میں ابھی درد ہے۔

۱۸ راکتوبر۔ ابھی گھٹنے میں درد ہے۔ بجلی کی ٹکور شروع کی ہے۔

۲۰ راکتوبر۔ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب پیارے آقا کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی چند روز قبل لاہور سے ربوہ تشریف لے جا چکے ہیں۔ ابھی آپ رخصت پر جا رہے گئے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ دفتر کے بارہ میں احباب خطوط نظارت کے نام پر ارسال کیا کریں۔ احباب آپ کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا میں فرماتے رہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں ایک ولادت

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت سے سُنی جائیگی کہ ۲۵ راکتوبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کے ہاں بچی تولد ہوئی۔ یہ بچی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک صالحہ بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

ادارہ بدر اس خوشی پر تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

اس سلسلہ میں ربوہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ۲۵ راکتوبر کو حسب ذیل تار کے ذریعہ قادیان اطلاع دی کہ

"مبارک ہو بچی پیدا ہوئی ہے بچی اور اس کی والدہ دونوں بخیریت ہیں"

چوتھی بچی کے متعلق ایک زریں روایت

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ چوتھی بچی کی ولادت بہت بابرکت ہوتی ہے۔ اور استناد کے طور پر فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہب لمن یشاء اناثا ویہب لمن یشاء الذکور میں جہاں اولاد کی نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں پہلے لڑکیوں کا ذکر ہے اور لڑکوں کا ذکر بعد میں ہے محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی نے اس روایت کی تصدیق کرتے ہوئے مزید بیان کیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے میں نے یہ بھی سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ چوتھی بچی والدہ کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کا موجب بن جاتی ہے اس لئے بہت مبارک ہوتی ہے۔

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر۔ قادیان سے شائع کیا۔

(۱) معارف القرآن

عمل کے ساتھ ایمان کی ضرورت

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت یھدیھم ربھم بایمانھم تجری من تحتھم الانھار فی جنّٰت النعیم ۔ (یونس ع ۱)

ترجمہ:- جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اور مناسب حال عمل کئے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے کامیابی کے راستے کی طرف) ہدایت دے گا۔ اور آسائش والی جنتوں میں انہی کے زکوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

تشریح:- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اصل ہدایت ایمان کے سبب سے ملتی ہے۔ خالی عمل کچھ چیز نہیں۔ جبتک اس کے ساتھ دل کی اصلاح نہ ہو۔ ایک شخص چوری کا پورا ارادہ رکھتا ہو۔ مگر اسے چوری کا موقع نہ ملے۔ تو وہ دیانتدار نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح دل تو غیر اللہ کے خوف سے پُر ہو مگر ظاہر میں اسے سجدہ نہ کرے تو وہ شخص موحد نہیں کہلا سکتا ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام جس بات پر زور دیتا ہے وہ یہ ہے کہ عمل کے ساتھ دل کی پاکیزگی بھی ضروری ہے اگر دل پاک نہیں اور عمل کا ساتھ نہیں دیتا تو ایسا ایمان کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ اصل پاکیزگی دل کی اور خیالات کی پاکیزگی ہے۔ جب دل پاک ہو جاتا ہے تو ممکن ہی نہیں ہوتا کہ اعمال اس کی اتباع نہ کریں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ انسان لوگوں کے خوف سے عمل اور قسم کے کرے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان لوگوں کے خوف سے اپنے خیالات بدل لے دل پر دوسرے انسانوں کا تصرف نہیں ہوتا زبردست بادشاہوں کے قبضہ سے بھی دل بالا ہے پس ایسی چیز پر اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا مدار رکھا ہے جو خود انسان کے قبضہ میں ہے اور دوسرے لوگوں کا اس میں دخل نہیں (تفسیر کبیر)

---

(۲) کلام سید الانام ؐ

مسلمان کیسا ہونا چاہیئے؟ باہمی اُلفت!

۱- ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ۔ نہ تو اس کی خیانت کرے نہ اس کے آگے جھوٹ بولے نہ اس کو بے مدد چھوڑے اور ہر مسلمان کا خون ۔ عزت ۔ مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے ۔ لوگو تقویٰ تو دل کا کام ہے یاد رکھو کہ انسان کے لئے یہی بڑی بدی ہے کہ وہ دوسرے بھائی سے حقارت کے ساتھ پیش آئے (مسلم)

۲- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو آپس میں حسد نہ کیا کرو اور آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو۔ اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (مسلم)

---

(۳) ملفوظات امام الزمان ؑ

مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے قدم پر

" یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانہ میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا اسی وجہ سے اللہ جلشانہٗ نے اس آخری گروہ کو منھم کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔

سو چکر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا۔ اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ سے مشابہت ہے ۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا ۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا ۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اُٹھایا ۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی ۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں ۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے ۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں ۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کیلئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں ۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے ۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں ۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی ۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا ۔

غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخرین منھم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا ۔!!! " (ایام الصلح ص ۷۵-۷۶ طبع دوم)

(مرتبہ محمد حفیظ بقاپوری)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

اس دلربا کو دل میں بسانا ہی چاہیئے

ناصر آباد میں کہی گئی ۔ اگست ۱۹۵۷ء میں ۔ مرزا محمود احمد ۔

دلبر کے در پہ جیسے ہو جانا ہی چاہیئے
گر ہو سکے تو حالِ دل سنانا ہی چاہیئے

بیکار رکھ کے سینہ میں دل کیا کروں گا میں
آخر کسی کے کام تو آنا ہی چاہیئے

رنگِ وفا دکھاتے ہیں ادنیٰ وحوش بھی
غم دوستوں کا کچھ تمہیں کھانا ہی چاہیئے

اس سیہ روئی پہ شوقِ ملاقات ہے عبث
اس ماہ رُو کا رنگ چڑھانا ہی چاہیئے

بے عیب چیز لیتے ہیں تحفہ میں خوبرو
داغِ دلِ اثیم مٹانا ہی چاہیئے

شر و فسادِ دہر بڑھا جا رہا ہے آج
اس کے مٹانے کو کوئی دل ہی چاہیئے

ساتھی بڑھیں گے تب کہ بڑھاؤ گے دوستی
دلِ غیر کا بھی تم کو لبھانا ہی چاہیئے

تعمیر کعبہ کے لئے کوئی جگہ تو ہو
پہلے صنم کدہ کو گرانا ہی چاہیئے

رونق مکان کی ہوتی ہے اس کے مکین سے
اس دلربا کو دل میں بسانا ہی چاہیئے

دل ہے شکارِ حرص و ہوا و ہوس ہُوا
پنجہ سے ان کے اس کو چھڑانا ہی چاہیئے

(منقول از اخبار الفضل ۱۲ ہہ)

درسِ وفاداری

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل حسال مقیم کبیر سٹریٹ لاہور)

اس سے بڑھ کر ہو وفاداری کا کیا اور ثبوت
ہو قصور اِن کا مگر اپنے ہی سر لیتا ہے
دیکھیں کب ہوتی ہے مہجور کی قسمت یاور
بوسے دہلیز کے کب بارِ دگر لیتا ہے!
اب بزورِ قلم اقلیم کو کر زیر قلم
ہاتھ میں کس لئے تو تیر و تبر لیتا ہے!
جانتا ہوں کہ تو ہے مہجور مگر اے اکمل
تجھ سے ناکاروں کی اب کون خبر لیتا ہے

خطبہ جمعہ

ذہانت، فکر اور تدبر ہی وہ حقیقی دولت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہے

اگر تم اس سے فائدہ اُٹھاؤ تو تمہیں اتنا کچھ مل جائیگا کہ خدا تعالیٰ سے اور مانگتے ہوئے شرم آئیگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں انسان کچھ دولتیں کماتا ہے۔ اور کچھ دولتیں انسان کو

خدا تعالیٰ کی طرف سے

ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ جو دولتیں انسان دنیا میں کماتا ہے۔ وہ کسی انسان کے پاس زیادہ ہوتی ہیں۔ کسی کے پاس بہت کم ہوتی ہیں۔ اور کسی کے پاس ہوتی ہی نہیں۔ مثلاً زمین بھی دولت ہے لیکن لیکن دنیا کے سب لوگ زمیندار نہیں۔ کسی کے پاس زمین بہت زیادہ ہے کسی کے پاس بہت کم زمین ہے اور کسی کے پاس زمین ہے ہی نہیں۔ تجارتیں ہیں ان میں بھی یہی حال ہے۔ کوئی پھیری کر کے گذارہ کرتا ہے۔ اور کوئی بڑے بڑے کارخانوں کا مالک ہے۔ بنکنگ کا بھی یہی حال ہے۔ مالی لحاظ سے کسی کے پاس پانچ سات روپے ہوتے ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو مالدار سمجھتا ہے۔ اور کسی کے پاس کروڑوں روپے ہوتے ہیں۔ اور پھر بھی وہ

اور مال حاصل کرنے کی کوشش

کرتا رہتا ہے۔ امریکہ میں بعض لوگوں کی سالانہ آمد کروڑوں ڈالر ہے۔ ان کو بھی مالدار کہتے ہیں۔ اور غرباء کے خلاف ہیں اگر کسی کے پاس سو دو سو روپیہ آ جاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں۔ یہ شخص بہت مالدار ہے غرض وہ دولت جو انسان کماتا ہے اور جو ظاہر میں نظر آتی ہے۔ وہ سب کو یکساں طور پر نہیں ملتی کیونکہ اس کے لئے محنت اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اور اس وجہ سے

انسانوں میں بہت بڑا تفاوت

پایا جاتا ہے۔ یہ تفاوت کبھی قانون کے طور پر ہوتا ہے جیسے جو شخص زیادہ محنت کرتا ہے۔ زیادہ کما لیتا ہے۔ اور کبھی استثناء کے طور پر ہوتا ہے جیسے ماں باپ مالدار ہوں۔ تو ان کا بیٹا بغیر کسی محنت کے مالدار بن جاتا ہے لیکن ایک دوسری قسم کی دولت بھی انسان کو ملتی ہے۔ جو حقیقتاً بہت زیادہ قیمتی ہوتی ہے مگر افسوس ہے کہ انسان اس کی قدر نہیں کرتے۔ حالانکہ وہی دولت اصل دولت ہے۔ اور پھر وہ ایسی دولت ہے۔ جو تمام انسانوں کو یکساں طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ہے۔ اور وہ دولت ہے حافظہ کی۔ فکر کی ذہانت کی۔ عقل کی اور تدبر کی۔ یہ دولت ہر ایک انسان کو ملی ہے۔ سوائے پاگل اور فاترالعقل کے۔ اور یہ چیز بطور استثناء کے ہے ورنہ جو انسان بھی اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اسے اللہ کی طرف سے یہ خزانہ دے کر بھیجا جاتا ہے اسے پیدائش کے ساتھ ہی حافظہ اور ذہانت اور

فکر اور تدبر کی باتیں

عطا کی جاتی ہیں۔ اگر بعد میں وہ ان کی ناقدری کرتا ہے۔ تو یہ قوتیں کلی طور پر یا جزوی طور پر ضائع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اگر وہ آنکھوں کو استعمال نہیں کرتا۔ تو وہ اندھا ہو جاتا ہے پاؤں سے نہیں چلتا تو پاؤں شل ہو جاتے ہیں ہاتھ سے کام نہیں لیتا تو ہاتھ شل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ جسم کے دوسرے اعضا کو استعمال نہیں کرتا تو اس کی جسمانی طاقتیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور جو شخص ان کی قدر کرتا ہے۔ اس کی قوتیں بڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص محنت کرتا ہے۔ اور اپنے اسباق کو یاد کرتا ہے۔ تو اس کا حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔ اور جو محنت نہیں کرتا اور اپنے اسباق کو یاد نہیں کرتا۔ اس کا حافظہ کمزور ہو جاتا ہے پھر جو لوگ بات کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی

استنباط کی قوت

بڑھ جاتی ہے۔ اور جو لوگ بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ان کی استنباط کی قوت ماری رہتی ہے۔ جو لوگ اپنے اردگرد کے ماحول پر غور کرنے کی عادت ڈال لیتے ہیں۔ ان کی قوت فکر بڑھ جاتی ہے۔ اور جنہیں اپنے ماحول پر غور کرنے کی عادت نہیں ہوتی ان کی قوت فکر ماری جاتی رہتی ہے۔ پھر جو لوگ اپنے مختلف جذبات کو ان کی اپنی اپنی حد کے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی عقل ترقی کرتی ہے۔ اور جو ایسا نہیں کرتے ان کی عقل ماری جاتی ہے۔ جو لوگ خداداد سامانوں کو صحیح طور پر اور مناسب موقعہ پر استعمال کرنے کی سکیم بنا لیتے ہیں۔ ان کی قوت مدبرہ ترقی کرتی ہے۔ اور جو اس قسم کی سکیم نہیں بناتے۔ ان کی قوت مدبرہ ماری جاتی رہتی ہے۔ لیکن پیدائش کے وقت یہ سب قوتیں ہر انسان کو ملتی ہیں۔ اور قریباً برابر ملتی ہیں۔ بعد میں ناقدری کی وجہ سے یہ قوتیں کم ہو جائیں۔ تو اور بات ہے۔ یا ماں باپ نے جس قسم کا معاملہ کیا ہو۔ اس کے مطابق یہ قوتیں زیادہ کم ہو جاتی ہیں مثلاً

ایام طفولیت میں

اگر ماں باپ نے بچہ کی صحیح نگرانی نہیں کی۔ یا ماں نے حمل کے دوران میں پوری احتیاط نہیں کی۔ تو اس سے بچہ کی قوتوں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ لیکن یہ اثر بہت کم ہوتا ہے۔ اِلّا ما شاء اللہ۔ یعنی بعض اوقات بچہ پیدائشی طور پر پاگل ہوتا ہے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ اگر انسانوں کو بحیثیت مجموعی دیکھا جائے۔ تو کروڑوں کروڑ لوگ ایسے نکلیں گے۔ جو ان خداداد قوتوں سے مالا مال ہوں گے۔ لیکن

ظاہری لحاظ سے

یہ صورت نہیں۔ اگر تمام انسانوں کی مالی حالت کا اندازہ لگایا جائے۔ تو ظاہری مالدار اس دنیا میں دس پندرہ لاکھ سے زیادہ نہ ہوں گے اس وقت دنیا کی آبادی اڑھائی ارب ہے اگر ظاہری دولت رکھنے والے پندرہ لاکھ ہوں۔ اور دنیا کی آبادی پندرہ کروڑ ہوتی تو ان کی نسبت کروڑ میں سے ایک لاکھ کی ہوتی لیکن دنیا کی آبادی اڑھائی ارب ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ قریباً ۱۷۰۰ میں سے ایک شخص ایسا ہے جس کے پاس ظاہری دولت ہے۔ لیکن حافظہ کی طاقت

تدبر اور فکر کی دولت

۱۷۰۰ میں سے ۱۶۸۰ کے پاس ہوگی۔ صرف ۲۰ اشخاص ایسے نکلیں گے جن کی یہ طاقتیں ماؤف ہوں گی۔ باقی سب لوگوں کے پاس یہ دولت موجود ہوگی۔ ہاں عدم استعمال کی وجہ سے ان پر زنگ لگ جائے۔ تو اور بات ہے۔ جیسے اگر کوئی چاقو بارش میں پھینک دے۔ تو اس پر زنگ لگ جائے گا لیکن اگر اسے پانی میں سے اٹھا کر صاف کیا جائے تو وہ ویسا ہی صاف نکل آئے گا۔ جیسے پہلے تھا لیکن سب سے زیادہ بے قدری اسی دولت کی کی جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر انسان کو عطا کی گئی ہے۔ اگر کسی شخص سے دریافت کیا جائے کہ تمہارے پاس کیا کیا مال ہے۔ تو وہ کہے گا میرے پاس اتنی زمین ہے۔ مکان ہے۔ بھینس ہے۔ گھوڑا ہے۔ لیکن وہ دولت جو سب سے بڑی ہے۔ مثلاً ہوا ہے۔ پانی ہے۔ جو اسے نہ ملے تو مر جائے۔ اس کا ذکر تک نہیں کرے گا بھینس اور گھوڑا ضائع ہو جائے۔ تو انسان نہیں مرے گا۔ کپڑوں کا ایک حصہ جاتا رہے۔ تو وہ موسم کی برداشت کرے گا۔ لیکن ہوا نہ ملے۔ تو چند منٹ میں ہی مر جائے۔ اگر پانی نہ ملے تو وہ ایک دن یا اس سے کچھ زائد عرصہ میں مر جائے گا۔ غرض انسان

سب سے بڑی دولت

کو گنتا ہی نہیں۔ حالانکہ یہ دولت اسے نہ ملے۔ تو اس کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ وہ کبھی آنکھوں۔ کانوں۔ ناک اور زبان کا نام نہیں لے گا۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ اگر وہ کہتا ہے۔ میرے پاس گڑ ہے۔ تو وہ گڑ کس کام کا۔ جب زبان نہ ہوگی۔ اگر زبان گڑ کو نہ چکھتی۔ تو انسان کے نزدیک گڑ اور ڈھیلے کا برابر ہے۔ یا مثلاً وہ کہتا ہے۔ میری بیوی اور بچے خوبصورت ہیں۔ لیکن اس کو یہ خیال نہیں آئے گا۔ کہ اگر اس کی آنکھیں ہی نہ ہوں۔ تو اسے وہ خوبصورت کیسے معلوم ہوں۔ غرض دولت کے جو

حقیقی خزانے

ہیں۔ انسان ان کی قدر نہیں کرتا۔ اور جو دولتیں بلا واسطہ ملتی ہیں یا بالواسطہ ملتی ہیں۔ ان کے پیچھے ہر وقت پڑا رہتا

ہے۔ مثلاً کپڑا ہے۔ اگر کپڑا میرے جسم کو نرم اور ملائم معلوم ہوتا ہے۔ تو اس کی قیمت ہے۔ اگر میرا جسم کپڑے کی ملائمت محسوس نہیں کرتا۔ تو اس کی کوئی قیمت نہیں۔ پھر اگر کپڑے کی کوئی قیمت ہے تو اس لئے کہ میرے دوستوں کو اچھا لگے اور انہیں لذت محسوس ہو۔ اگر میرے دوست کی آنکھیں ہی نہ ہوں۔ اور میری حس موجود نہ ہو۔ تو چاہے وہ کپڑا لاکھ روپے گز کا ہو۔ یا چند آنے کا۔ مجھے اس کا کیا فائدہ۔ پھر زبان اور معدہ ہیں۔ یہ دونوں مل کر کھانے کی قیمت بناتے ہیں۔ اگر کوئی دودھ پیئے۔ رس پیئے۔ مکھن کھائے۔ لسی پیئے یا پلاؤ اور زردہ کھائے لیکن اس کی زبان نہ ہو۔ تو یہ چیزیں کچھ بھی نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک امیر شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا میرا علاج کیجئے۔ مجھے بھوک نہیں لگتی۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک دن اتفاقیہ طور پر میں اس کے ہاں چلا گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ اس کے سامنے ساٹھ ستر کھانے پڑے تھے اور وہ ہر ایک کھانے سے ایک ایک لقمہ چکھتا۔ اور جب

بیس پچیس لقمے

کھا چکا تو کہنے لگا دیکھئے۔ اب کھانے کو بالکل جی نہیں چاہتا۔ بھوک بالکل بند ہے۔ چونکہ وہ ہر کھانے میں سے صرف ایک ایک لقمہ اٹھا کر کھاتا تھا اس لئے اسے ایک ہی لقمہ نظر آتا تھا۔ اگر اس کے سامنے صرف ایک ہی کھانا ہوتا۔ اور وہ اس میں سے بیس پچیس لقمے کھا لیتا تو کہتا۔ مجھے بڑی بھوک لگتی ہے۔ اسی طرح ہمارے ماموں جان مرحوم (حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضؓ) نے ایک شخص کا ذکر کیا۔ کہ اس نے مجھے کہا۔ مجھے بھوک نہیں لگتی۔ میں نے پتہ لگایا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک ایک دن میں ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کھا جاتا تھا مگر کھاتا اس طرح تھا۔ کہ مثلاً مربہ آملہ اتنا معجون۔ فلاسفہ اتنا۔ فلاں مفرح اتنی۔ شربت بنفشہ اتنا خمیرہ گاؤزبان اتنا۔ عرق بادیان اتنا۔ میں نے کہا۔ تم ڈیڑھ سیر روز کھا لیتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو بھوک نہیں لگتی۔ اب دیکھو۔ وہ شخص یہ سمجھتا تھا کہ میں نے کچھ نہیں کھایا۔ حالانکہ

مضبوط سے مضبوط آدمی

چھ سات چھٹانک ایک وقت میں کھاتا ہے اور وہ ڈیڑھ ڈیڑھ سیر دن میں کھا کر بھی بھوک نہ لگنے کا شکوہ کرتے تھے۔ غرض ہمارے سب کپڑوں اور کھانوں کی قدر ان نعمتوں کی وجہ سے ہے جو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہیں۔ اگر تم اپنی آنکھیں نکال دو۔ یا جسمانی حس مار دو۔ تو نعوذ باللہ اور ردی کپڑوں میں تمہیں کوئی فرق معلوم نہیں ہوگا۔ چاہے کپڑا لاکھ روپے گز ہو۔ یا چار آنہ گز۔ تمہارے لئے دونوں برابر ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں۔ وہ بہت زیادہ قیمتی ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ لوگ ان سے کام نہیں لیتے۔ دنیا کے سیاستدانوں کو لے لو۔ جرنیلوں کو لو۔ یا بادشاہوں کو لو۔ ان کی بڑائی ظاہری مال دولت کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ ذہانت۔ عقل۔ فکر اور تدبر کی دولت کی وجہ سے تھی۔ میں نے بھی جماعت کو بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ ذہانت اور عقل کو تیز کرے۔ لیکن بار بار توجہ دلانے کے باوجود جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ میں نے خدام میں ایسی مشقیں رکھی تھیں۔ کہ جن کی وجہ سے یہ طاقتیں نمایاں ہوں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے ابھی اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ مثنوی رومی میں لکھا ہے۔ کہ محمود غزنوی جب ہندوستان کے حملہ سے واپس آ رہا تھا۔ تو راستہ میں بعض لوگوں نے اس کے پاس شکایت کی۔ کہ آپ نے ایاز کو بڑا جرنیل بنا دیا ہے۔ لیکن یہ بڑا لاپرواہ ہے۔ محمود ان کی شکایات سنتا رہا۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب وہ افغانستان کی طرف جا رہا تھا۔ تو رستہ میں وہ ایک پہاڑی درہ میں سے گزرا۔ وہ جگہ بڑی خطرناک تھی۔ اور خیال کیا جاتا تھا کہ دشمن وہاں سے حملہ نہ کر دے۔ اور لشکر کو نقصان نہ پہنچائے۔ ارد گرد فوج کے دستے جا رہے تھے۔ ایک جگہ ایک دم ایاز نے سیٹی بجائی۔ اور اپنی فوج کو لے کر ایک طرف چلا گیا۔ ایک افسر نے موقع غنیمت جانا۔ اور محمود کے پاس شکایت کی۔ کہ دیکھئے اس قسم کے

نازک موقع پر

ایاز فوج کو شکار کے لئے چلا گیا ہے۔ کیا ہم نہیں کہتے تھے۔ کہ یہ شخص قابل اعتبار نہیں محمود نے کہا۔ ایاز واپس آئے گا۔ تو اس سے دریافت کروں گا۔ کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ جب وہ درّے سے باہر نکلے تو ایاز وہاں کھڑا تھا اور کچھ قیدی بھی اس کے ساتھ تھے۔ محمود نے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں؟ ایاز نے کہا یہ لوگ ایک چٹان کے پیچھے چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس چٹان کے پاس سے شاہی سواری گزرنی تھی۔ میں نے سمجھا۔ کہ ان لوگوں کی نیت خراب ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ بادشاہ کو نقصان پہنچائیں چنانچہ میں نے اپنا دستہ علیحدہ کیا۔ اور اس طرف چلا گیا۔ اور ان کو گرفتار کر لایا۔ محمود نے دریافت کیا۔ کہ تمہیں کس طرح خیال پیدا ہوا کہ ان پتھروں کے پیچھے کچھ آدمی بیٹھے ہیں۔ ایاز نے کہا۔ مجھے ان لوگوں کا اس طرح علم ہوا۔ کہ میں ہر وقت آپ کے چہرہ پر توجہ رکھتا ہوں۔ جونہی ہم اس جگہ پہنچے میں نے دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر ایک لحظہ کے لئے نگاہ جمائے رکھی۔ اس سے میں نے خیال کیا کہ آپ کا ایسا کرنا بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ میں نے اپنا دستہ الگ کر لیا۔ اور اس طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا۔ کہ کچھ آدمی پتھروں کے پیچھے چھپے بیٹھے ہیں۔ اور چونکہ وہ

مشتبہ حالت میں

تھے اس لئے میں نے ان سب کو گرفتار کر لیا محمود نے باقی افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اب بتاؤ کیا تم نے وہ کام کیا۔ جو اس نے کیا ہے۔ میں نے اس طرف دیکھا۔ لیکن یہ لوگ کہیں چھپ گئے اور مجھے نظر نہ آئے۔ ایاز نے میری طرف نگاہ رکھی۔ اور میرے اس طرف دیکھنے سے اسے خطرہ محسوس ہوا۔ چنانچہ وہ اس طرف دستہ لے کر چلا گیا اور ان لوگوں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ یہ لوگ مجھے نقصان پہنچاتے۔ اس شخص نے عقل سے کام لیا۔ لیکن تم نے عقل کو استعمال نہیں کیا۔ اس پر وہ سب افسر شرمندہ ہو گئے۔ اسی طرح

کولمبس کے متعلق مشہور ہے

کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تھا۔ اور اسے امریکہ دریافت کرنے کا شوق اس لئے پیدا ہوا۔ کہ اس نے مسلمانوں سے سنا ہوا تھا کہ اس طرف کوئی ملک ہے۔ چنانچہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربیؒ کی ایک خواب تھی جو میں نے بھی پڑھی ہے۔ انہوں نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مجھے رویاء میں دکھایا گیا ہے۔ کہ سپین کے ملک سے پرے ایک بہت بڑا ملک واقع ہے (حضرت محی الدین صاحب ابن عربی "سپین کے رہنے والے تھے) اس بات کا آپ کے مریدوں میں چرچا ہو گیا۔ کولمبس نے بھی ان سے یہ بات سن لی۔ اسے مسلمانوں سے عقیدت تھی۔ اور وہ سمجھتا تھا۔ کہ یہ لوگ جو بات کہتے ہیں وہ درست ہوتی ہے۔ اس نے اس پر غور کرنا شروع کیا۔ اس نے مختلف چیزوں سے اس بات کی سچائی کا اندازہ لگا لیا۔ اس نے دیکھا کہ سمندر میں اس علاقہ کی طرف سے جس کی طرف محی الدین ابن عربیؒ نے اشارہ فرمایا ہے۔ بعض چیزیں بہتی ہوئی آتی ہیں۔ جو انسان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس سے اس نے سمجھ لیا۔ کہ یہ بات درست ہے اس لئے اس نے

امریکہ دریافت کرنے کا ارادہ

کر لیا۔ وہ غریب آدمی تھا۔ اور اس مہم کے اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ بادشاہ کے پاس گیا۔ اور اس سے درخواست کی کہ سپین سے پرے ایک بہت بڑا ملک واقع ہے۔ میں اسے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میں نے وہ ملک دریافت کر لیا۔ تو وہ ملک آپ کا ہوگا۔ اور اس سے آپ کی عزت بڑھے گی۔ اگر آپ مجھے کچھ آدمی دے دیں۔ کچھ جہاز دے دیں۔ اور ملاحوں کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے کچھ روپیہ دے دیں تو میں اس ملک کو دریافت کر دوں۔ پہلے تو بحری علوم کے ماہرین نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ یہ بڑا

جان جوکھوں کا کام

ہے۔ ان دنوں انجن سے چلنے والے جہاز نہیں ہوتے تھے بلکہ بادبانی جہاز تھے۔ اس لئے چھوٹے چھوٹے سفروں میں بھی پانچ پانچ چھ چھ ماہ لگ جاتے تھے۔ اور جہازوں میں اتنے لمبے عرصہ تک کی خوراک رکھنا بھی مشکل ہوتا تھا پھر جہازوں کو ہوائیں توڑ پھوڑ دیتی تھیں۔ اور لوگ موت کی نذر ہو جاتے تھے۔ لیکن جب کولمبس نے اصرار کیا۔ تو بادشاہ آدمی، جہاز اور روپیہ دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس پر پادریوں نے کولمبس کی مخالفت شروع کر دی۔ اور کہا کہ زمین تو چپٹی ہے اور کولمبس کا کہنا اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے۔ جب زمین گول ہو۔ اور زمین کا گول ہونا

بائیبل کی تعلیم کے خلاف

ہے۔ بائیبل میں لکھا ہوا ہے کہ زمین چپٹی ہے۔ چنانچہ کتابوں میں اس وقت کے لاٹ پادری کی تقریر چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس نے تقریر کرتے ہوئے بڑے زور سے کہا۔ دنیا میں اس قسم کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ زمین گول ہے۔ حالانکہ اگر زمین کو گول فرض کر لیا جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ دنیا میں کوئی علاقہ ایسا بھی موجود ہے جس میں لوگ ٹانگیں اوپر کر کے چلتے ہیں۔ اور ان کے سر نیچے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں بارش اوپر سے ہوتی ہے اور ان کے ہاں بارش نیچے سے اوپر آتی ہے۔ لیکن کولمبس ضدی واقع ہوا تھا۔ اس نے اپنی کوشش ترک نہ کی۔ اس نے ملکہ پر اثر ڈالا۔ کہ اگر یہ ملک دریافت ہو گیا۔ تو اس کی بڑی عزت ہوگی۔ چنانچہ ملکہ اس کی مدد پر آمادہ ہو گئی۔ اس نے اپنے زیورات بیچ کر جہازوں کے نوکروں کی تنخواہوں اور دوسرے اخراجات کے لئے روپیہ مہیا کر دیا۔ اور کولمبس امریکہ کے دریافت کرنے کیلئے روانہ ہو گیا۔ رستہ میں ان کی خوراک ختم ہو گئی پینے کا پانی بھی ختم ہو گیا۔ اور لوگوں نے مایوس ہو کر بغاوت شروع کر دی۔ اور کہنے لگے کہ تم نے ہم سے دھوکہ کیا ہے۔ اور ہمیں موت کے منہ میں دیدیا ہے۔ لیکن کولمبس نے انہیں کسی نہ کسی طرح سفر جاری رکھنے پر راضی کر لیا۔

اور وہ اپنی جان بچاتے بچاتے امریکہ پہنچ گیا۔ جب وہ امریکہ پہنچے تو انہیں وہاں بڑی دولت مل گئی۔ ملک کی آبادی بہت کم تھی۔ اور

سونے کی کانیں

کثرت سے پائی جاتی تھیں۔ اس لئے اُنہوں نے اُنہیں خوب لُوٹا۔ اور جب وہ واپس آئے۔ تو اس مہم کے سر کرنے کی وجہ سے کولمبس کا نام کھیلنا شروع ہُوا۔ جب اُس کی خوب شہرت ہوئی۔ تو دربار میں اس کے بہت سے حاسد پیدا ہو گئے۔ وہی پادری جنہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ دنیا میں اس قسم کے بے وقوف بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کا یہ خیال ہے کہ زمین گول ہے اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دنیا کے دوسری طرف کے لوگ ٹانگیں اُوپر کر کے چلتے ہیں۔ اور بارش بجائے اُوپر سے نیچے آنے کے نیچے سے اوپر آتی ہے۔ کولمبس پر حسد کرنے لگے یہ بھی کوئی بات ہے۔ جہاز میں کچھ لوگ چلے گئے اور ایک ایسے ملک میں پہنچ گئے۔ جس کا علم ہمیں پہلے نہیں تھا۔ اگر کولمبس کے علاوہ کوئی اور شخص جاتا۔ تو وہ بھی بآسانی امریکہ دریافت کر لیتا۔ کسی نے یہ بات کولمبس تک بھی پہنچا دی۔ اُس نے کہا یہ درست ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کوشش کرتا۔ تو امریکہ دریافت کر لیتا۔ لیکن انہیں ایسا کرنے کا خیال بھی تو آتا۔ ایک دن کوئی دعوت تھی جس میں

بڑے بڑے رؤسا اور امراء

جمع تھے۔ کولمبس نے ایک انڈا لیا۔ اور تمام درباریوں سے کہا۔ کہ اسے میز پر کھڑا کر دو۔ اس پر سب لوگوں نے کوشش کی۔ لیکن وہ انڈا کھڑا نہ کر سکے آخر کولمبس نے ایک سوئی لی۔ اور انڈے کے نیچے چبھوئی۔ جس سے کچھ لعاب باہر نکل آیا۔ اور اس کی وجہ سے انڈا میز پر چپک گیا۔ اس پر بعض درباریوں نے کہا کہ یہ کونسی بات ہے۔ یہ کام تو ہم بھی کر سکتے تھے کولمبس نے کہا۔ کہ امریکہ کے متعلق بھی آپ لوگ یہی کہتے تھے۔ کہ اگر ہم کوشش کرتے تو دریافت کر لیتے وہاں تو آپ کو موقع نہیں ملا تھا۔ یہاں تو آپ کو موقع مل گیا تھا۔ مگر پھر بھی آپ کو عقل نے کام نہ دیا غرض جتنے لیڈر بادشاہ اور جرنیل بنے ہیں۔ وہ ظاہری دولت سے نہیں بنے۔ بلکہ خداداد دولتوں حافظہ۔ عقل۔ فکر اور تدبر سے بنے ہیں۔ ہمایوں کے پاس ظاہری دولت نہیں تھی۔ بابر کے پاس ظاہری دولت نہیں تھی۔ اکبر کے پاس ظاہری دولت نہیں تھی۔ لیکن ان لوگوں نے عقل فکر اور تدبر کی دولت سے فائدہ اُٹھایا اور

عظیم الشان کارنامے

سرانجام دیئے۔ ان کے مقابلے میں محمد شاہ اور احمد شاہ کے پاس ظاہری دولت تھی۔ لیکن انہوں نے عقل۔ فکر اور تدبر کی دولت سے فائدہ نہ اُٹھایا جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ وہ ذلیل ہو گئے۔ ہمایوں۔ بابر اور اکبر نے خدا کی دی ہوئی دولت سے کام لیا۔ اور وہ جیت گئے لیکن محمد شاہ اور احمد شاہ نے ان سے کام نہ لیا۔ اور وہ ہار گئے۔ پس خدا کی دی ہوئی دولت ظاہری دولت سے ہزاروں گنا زیادہ قیمتی ہے۔ میں نے جماعت کو بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ خدا کی دی ہوئی دولت سے کام لے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ان کے ذہن اس طرف نہیں جاتے۔ میں دیکھتا ہوں کہ عقل۔ فہم۔ ذکا اور تدبر کے خزانے پڑے ہیں۔ لیکن جس طرح قرآن کے خزانوں کو لینے والا کوئی نہیں۔ اسی طرح ان خزانوں کی طرف بھی کسی کی توجہ نہیں۔ مگر جس طرح قرآن کریم کے خزانوں کی طرف بھی کسی کی توجہ نہیں مگر جس طرح قرآن کریم کے خزانوں کو لینے کی اگر کوئی کوشش کرتا ہے۔ تو اُسے مل جاتے ہیں۔ اسی طرح

عقل۔ تدبر اور فہم و ذکا کے خزانے

بھی مل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی کوشش کرے ان خزانوں سے جہاں دوسرے لوگ محروم ہیں وہاں تم بھی ان سے محروم ہو۔ لیکن انہیں تو کوئی بتانے والا موجود نہیں۔ اس لئے وہ ان خزانوں سے محروم ہیں۔ لیکن تمہیں بتانے والا موجود ہے۔ اور تمہیں بار بار اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ اگر تم اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو تم مجرم ہو۔ میں نے کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ کو بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ لڑکوں کی ذہانت کی طرف توجہ کرو۔ لیکن وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اگر کسی کو چھوٹا سا پیغام بھی دیا جائے۔ تو وہ صحیح طور پر نہیں پہنچایا جاتا۔ اگر میں کسی سفر پر جاؤں اور وہاں پرائیویٹ سیکرٹری کو پیغام بھجواؤں۔ کہ ہم بارہ بجے چلیں گے۔ کیونکہ چار بجے ربوہ میں ایک ملاقات ہے۔ تو پیغام پہنچانے والا بارہ بجے پر زور دینا شروع کر دے گا۔ اور کہے گا۔ ہم نے بارہ بجے چلنا ہے۔ بارہ بجے چلنا ہے۔ اور جو اصل بات ہوگی۔ کہ ہم نے بارہ بجے کیوں ملنا ہے۔ اُسے نظر انداز کر دے گا۔ یا شلاً نماز ہے نماز کی مجھے اطلاع کی جاتی ہے۔ تو چونکہ

بیماری کی وجہ سے

میں بعض دفعہ مسجد میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے میں ساتھ ہی عذر بھی بیان کر دیتا ہوں۔ کہ مجھے سر درد ہے یا میرے پاؤں میں تکلیف ہے یا اس وقت بخار ہے۔ اس لئے نہیں آ سکتا۔ لیکن پیغام بر یہ نہیں بتاسکے گا کہ میں نماز کے لئے کیوں نہیں آیا۔ فرض یہ کہہ دے گا۔ کہ نماز پڑھانے کی اجازت ہے۔ حالانکہ نماز میرے لئے بھی ایسی ہی فرض ہے جیسے دوسرے لوگوں کے لئے اور میرے جائز عذر کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بیوقوف لوگ یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ گویا میں جان بوجھ کر نماز کے لئے نہیں آتا۔ ہم اس دفعہ لاہور گئے۔ تو میں نے پرائیویٹ سیکرٹری کو ہدایت دی۔ کہ ہم نے پانچ بجے یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ لیکن روانہ ہم چھ بجے ہوئے۔ اور اس کی وجہ یہی دفتر والوں کی کم عقلی تھی۔

ہمارے ملک میں یہ رواج ہے

کہ اگر کہا جائے۔ کہ ہم نے پانچ بجے چلنا ہے۔ تو کارکن پانچ بجے ہی آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ سامان دیں۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ گھر والے پیشاب یا پاخانہ کے لئے بیت الخلاء گئے ہوئے ہوں۔ یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی سامان بندھا ہُوا نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ ایک گھنٹہ پہلے اطلاع دی جائے پانچ بجے روانہ ہونا ہو۔ تو چار بجے اطلاع دی جائے۔ مگر جب پانچ بجے اطلاع دی جاتی ہے تو سامان دینے والا یہ سمجھتا ہے کہ ابھی چار بجے ہیں۔ حالانکہ اس وقت پانچ بج چکے ہوتے ہیں تو اگر سامان لینے والا عقل اور ذہانت سے کام لیتے ہوئے پانچ بجے کی بجائے چار بجے سامان لینے جائیگا۔ تو یقیناً وقت پر روانگی ہو سکے گی۔ ورنہ پانچ بجے اطلاع دینے پر وقت پر روانگی نہیں ہو سکتی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن ذہانت کی کمی کی وجہ سے ہمیشہ ان میں غلطی کی جاتی ہے۔ چالیس سال سے میں جماعت کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ لیکن ابھی تک وہ بیدار نہیں ہوئی۔ اب میں لاہور گیا۔ تو میں نے جماعت لاہور میں ایک نئی بیداری دیکھی ہے۔ جسے دیکھ کر خوشی ہوئی۔ مگر اس بیداری کے ساتھ ذہانت کو کام میں نہیں لایا گیا۔ جس کی وجہ سے مجھے افسوس ہُوا۔ یعنی وہاں لاہور کی جماعت کی طرف سے

پہرہ کا انتظام

کیا گیا۔ مگر اس انتظام میں کم عقلی کا مظاہرہ ہُوا۔ جو ہمارے ملک کے تمام لوگوں میں پائی جاتی ہے میری ایک نوسالہ نواسی آئی۔ تو اسے احاطہ کے اندر نہ آنے دیا گیا۔ میرے بعض رشتہ دار جو رتن باغ میں رہتے تھے۔ اپنے دفتر وغیرہ کو جانے کے لئے باہر جانا چاہتے تھے۔ مگر اُن کو باہر جانے سے روکا گیا۔ میرا ایک تین سالہ نواسہ تھا نیچے سے میرے پاس اوپر آنے کے لئے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ تو اس سختی سے ڈانٹا گیا کہ وہ ایک گھنٹہ تک روتا رہا۔ حالانکہ اگر میرے رشتہ دار بھی مجھے نہیں مل سکتے۔ تو ہم نے ایسے پہرے کو کیا کرنا ہے۔ اگر عقل سے کام لیا جاتا۔ تو یہ پہرہ ہری جو اب بیہودہ ہوئی تھی بڑی زینت والی ہوتی۔ مگر عقل سے کام نہیں لیا گیا۔ میں نے بارہا بیان کیا ہے۔ اور ہمارا پہرہ ایسا ہوتا ہے جیسے کسی فوج نے حملہ آور ہونا ہوتا ہے۔ حالانکہ جس حملہ کا خیال کیا جا سکتا ہے۔ وہ صرف اسی قدر ہے کہ کوئی اندرونی منافق حملہ کر دے یا کوئی دشمن کا آدمی آ جائے۔ اور وہ مجلس میں موقع دیکھ کر حملہ کر دے۔ لیکن ہمارا پہرہ اس طرح ہوتا ہے جیسے کسی فوج نے حملہ آور ہونا ہوتا ہے۔ وہاں تو لوڈ بارڈ کا ہوتی ہے۔ اس لئے دس دس میل تک ایجنٹ افسر مقرر کئے جاتے ہیں۔ لیکن کیا

ایک منظم حکومت میں

ایسا حملہ ہو سکتا ہے۔ یہاں تو جب کبھی کوئی خطرہ ہوگا۔ کسی اندرونی منافق یا دشمن کے بھیجے ہوئے کسی آدمی کی طرف سے ہوگا۔ اور ایسے شخص کو پہریداری موجودہ تدبیروں سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ انتظام کی خرابی اس امر سے واضح ہے۔ کہ ادھر تو میرے نواسے اور نواسیوں کو اندر آنے سے روکا جا رہا تھا۔ اور ادھر یہ حالت تھی کہ باوجود اس کے کہ میں ضعف دل اور دردوں کی وجہ سے بیمار تھا۔ ایک دن میں نماز کے لئے آیا۔ تو ایک شخص نے برکت کے لئے مجھے چھونا چاہا۔ اور پہرہ داروں کے خطرہ کی وجہ سے کہ وہ کہیں اُسے روک نہ دیں۔ اس نے جلدی کی اور اس زور سے ہاتھ مارا۔ کہ میں بڑی مشکل سے گرتے گرتے بچا۔ اگر اس کی جگہ کوئی دشمن ہوتا اور اس کے ہاتھ میں خنجر ہوتا تو پہریدار کیا کرتے۔ اب یہ کامن سنس (common sense) سے تعلق رکھنے والا امر ہے۔ کہ جب کسی کا دشمن ہو۔ اس سے حفاظت کے لئے اسی قسم کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ ورنہ پہرے کا انتظام کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اصل چیز تو یہ ہوتی ہے کہ

مشتبہ آدمی پر نظر رکھی جائے

پچھلے دنوں جس شخص نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ آخر اس کے پاس وہ کونسی چیز تھی جو میرے پاس نہیں تھی۔ چاہے میں اس سے کمزور ہی ہوتا۔ لیکن تاہم اگر وہ سامنے کی طرف سے حملہ کرتا تو میں اُس کا مقابلہ کرتا۔ لیکن اُس نے پیچھے کی طرف سے حملہ کیا۔ کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا۔ کہ پہریدار آنکھیں بند کرے بیٹھے ہیں۔ مگر اب یہ ہوتا ہے کہ کوئی پہریدار رائفل لئے بجائے ادھر کھڑا ہے تو کوئی پہریدار رائفل لئے بجائے ادھر کھڑا ہے۔ کیا وہ اس قسم کے آدمی کو روک سکتا ہے۔ بندوقیں تو وہاں کام دیتی ہیں۔ جہاں دو بٹالین نے حملہ کرنا ہے۔ لیکن جہاں کسی نے چوری چھپے چاقو مارنا ہے۔ وہاں بندوقوں کا کیا فائدہ۔ اور اتنے دور کھڑے ہوئے والے پہریداروں کا

کیا کام۔ بس اس قسم کے انتظام سے حقیقی مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ مجھے اس بات سے تو خوشی ہوئی کہ

لاہور کی جماعت میں بیداری

پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن افسوس بھی ہوا۔ کہ اگر وہ عقل سے کام لیتی۔ تو یہ افسوسناک واقعات کیوں ہوتے اور یہ بیداری کتنی برکت والی ہوتی۔ اور اگر کوئی جماعت ایسی ہے کہ وہ مشتبہ آدمیوں کی بھی نگرانی نہیں کرسکتی تو ایسی جماعت تو اس قابل ہے کہ اس کے امام پے در پے مارے جائیں۔ جس احمق قوم نے دیکھنا ہی نہیں اُسے کون بچا سکتا ہے۔ جو شخص مجلس میں آئیگا۔ اور ہاتھ میں رائفل پکڑے ہوئے ہوگا۔ وہ تو فوراً پکڑا جائے گا۔ اور اگر کسی کے ہاتھ میں ہتھیار موجود نہیں اس کے لئے دور دور کے پہریدار کیا روک بن سکتے ہیں۔ ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے مجھے اندر جانے دو میں نے نماز پڑھنی ہے۔ لیکن اُسے یہ کہہ کر روک دیا جاتا ہے کہ کمرہ بھر گیا ہے۔ حالانکہ اگر کوئی شخص میرے پیچھے پانی میں کھڑا ہو کر بھی نماز پڑھنا چاہتا ہے۔ تو تم اسے روکنے والے کون ہو؟ ہاں اگر اس کے پاس رائفل ہے۔ تو تم کہہ سکتے ہو۔ اندر رائفل لے جانے کی اجازت نہیں۔ لیکن نماز سے روکنے کا تمہیں پھر بھی کوئی حق نہیں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم عقل اور فکر سے کام لینے کی عادت ڈالو۔ اگر تم عقل اور خرد سے کام لو۔ تو تمہارا مقابلہ کوئی قوم نہیں کرسکتی۔ یورپ والے عقل اور خرد سے کام کر رہے ہیں لیکن ان کے پاس نور ایمانی موجود نہیں۔ ان کے پاس آنکھ ہے۔ لیکن نور موجود نہیں۔ اور آنکھ بغیر نور کے کیا کرسکتی ہے۔ ہاتھ تو موجود ہیں۔ لیکن اگر ہاتھ میں طاقت نہ ہو۔ تو وہ کس کام کا۔ تمہیں خدا تعالیٰ نے نور قرآن بخشا ہے۔ اگر تم عقل اور خرد سے کام لو۔ تو تمہارے پاس چمکنے والی آنکھ اور بڑھنے والا ہاتھ ہوگا۔ اور یورپین قومیں بھی تمہارا مقابلہ نہیں کرسکیں گی۔ لیکن باوجود بار بار سمجھانے کے میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے دوست سمجھتے نہیں۔ میں نے کالجوں اور سکولوں کو اس طرف بارہا توجہ دلائی تھی۔ کہ اگر بڑی عمر والے نہیں سمجھتے۔ تو نہ سمجھیں۔ تم نئی پود کو تو عقلمند بنا دو۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب کارکن میرے پاس آتے ہیں۔ تو کتنی ہی چھوٹی بات کیوں نہ ہو۔ اس میں وہ غلطی کر جاتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں در اصل میں یوں کہا تھا۔ حالانکہ ان کے ایسا کہنے کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ میں نے آپ کی بات بالکل نہیں سمجھی تھی۔ اگر یہ نقص نئی پود میں موجود رہے۔ تو کالجوں اور سکولوں کا کیا فائدہ۔ مثلاً ہمارا کالج ہے۔ اس کا ایک طالب علم ہے۔ وہ

کسی نقص کی وجہ سے

گورنمنٹ سروس میں نہیں جاسکتا تھا میں نے اسے اپنی زمینوں پر لگا لیا۔ اور خیال کیا۔ کہ اس کا دماغ اچھا ہوگا۔ اس کے مجھے بل پر بل آ رہے ہیں۔ کہ روپیہ بھیجو۔ روپیہ بھیجو۔ حالانکہ واقع یہ ہے کہ سیل ایجنٹ اسے خط پر خط لکھ رہا ہے کہ قابل فروخت اشیاء مجھے فروخت کے لئے بھجواؤ۔ مگر وہ قابل فروخت اشیاء کو دبائے بیٹھا ہے اور مجھے لکھتا ہے کہ روپیہ بھیجو۔ اب میں روپیہ کہاں سے بھیجوں۔ جس چیز سے روپیہ ملتا ہے۔ اس کو وہ خود دبائے بیٹھا ہے۔ اور روپیہ مجھ سے مانگ رہا ہے۔ اگر اس طرح ہوتا رہے۔ تو زمینداروں کا کام کیسے چلے۔ اب وہ شخص کالج میں پڑھا ہے۔ اور چار پانچ سال تک کالج کے پروفیسر وں نے اس کی نگرانی کی ہے۔ لیکن وہ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکا کہ میں جنس بیچوں گا نہیں تو روپیہ کہاں سے ملیگا پرائمری پاس لوگ بھی یہ بات سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جس چیز کا منبع ان کے پاس ہے۔ اگر وہ اسے نہیں نکالیں گے۔ تو کون نکالے گا۔ ایک شخص کے گھر میں نلکا ہو ہو۔ لیکن وہ اس میں روئی اور لوہا ٹھونس دے اور پھر شور مچانا شروع کر دے۔ کہ پانی لاؤ۔ پانی لاؤ میں مر گیا۔ تو اسے لوگ کم عقل ہی کہیں گے کیونکہ پانی اس نے خود بند کر دیا ہے۔ پس یہ چیز میں پرنسپلوں۔ پروفیسروں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ ماسٹروں اور ماں باپ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا کام ہے۔ کہ

نئی پود کو روشن دماغ بنائیں

ہر بات میں ایک چھوٹا سا نکتہ ہوتا ہے۔ اگر اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ تو بات کا مفہوم بالکل بدل جاتا ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جماعت کو بار ہا سمجھایا ہے کہ قرآن کریم میں جو یہ آیت آتی ہے کہ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا جائے گا۔ کہ کیا تم نے یہ بات کہی تھی۔ کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ تو وہ اس سے انکار کریں گے۔ اور کہیں گے۔ جب تک میں زندہ رہا۔ میں ان پر نگران رہا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو تو ان کا نگران تھا۔ میرے بعد جو کچھ ہوا۔ اس کا مجھے علم نہیں۔ اسے اس رنگ میں مخالفین کے سامنے پیش کرنا چاہیئے کہ اسی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیحی مسیح کی زندگی میں نہیں بگڑے لیکن

جماعت کے اکثر دوست

جب بھی اس آیت کو پیش کریں گے غلط کریں گے اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ لوگ اصل نکتہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور زینت کی چیز کو لے لیتے ہیں۔ جیسے کوئی فوٹو پھینک دے اور فریم کو سنبھال کر رکھ لے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اتنی مدت تک اس آیت کا مفہوم سمجھاتے کے بعد بھی جماعت اس کے پیش کرنے کا صحیح طریق نہیں سمجھی۔ اگر وہ ذہانت سے کام لیتی۔ تو یہ بات سمجھ میں آسکتی تھی۔ ہمیں یقین ہے جو آیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے سمجھائی ہیں۔ وہ ابتک ہمیں یاد ہیں۔ دشمن جب اعتراض کرتا ہے۔ ہم اس اعتراض کا فوراً جواب دے دیتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہی باتیں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھائی تھیں لیکن نوجوان مولوی انہیں جلد بھول جاتے ہیں۔ بسا اوقات

جماعت کے نوجوان علماء

بعض اعتراض لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ نیا اعتراض ہے۔ حالانکہ وہ نیا اعتراض نہیں ہوتا اس کا جواب بارہا دیا جا چکا ہوتا ہے۔ پس تم اپنے اندر نئی تبدیلی پیدا کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی دولت کو استعمال کرو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی دولت کو استعمال نہیں کرتے۔ تو تم اس کی دوسری نعمتوں کے امیدوار کیوں ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا۔ مجھے کوئی معجزہ دکھائیں۔ مجھے یاد ہے۔ آپ اس وقت جوش میں آگئے۔ اور فرمایا میرے دعوےٰ پر اتنے سال گذر چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں

خدا تعالیٰ نے ہزاروں نشانات دکھائے

ہیں تم نے ان نشانات سے کب فائدہ اٹھایا کہ اب تم نئے نشان سے فائدہ اُٹھا لوگے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اتنی بڑی دولت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ تو تمہیں

کسبی دولت

کیسے مل سکتی ہے۔ ہاں اگر تم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی دولت سے فائدہ اُٹھاؤ۔ تو تمہیں اتنا کچھ مل جائے گا۔ کہ تمہیں خدا تعالیٰ سے کچھ اور مانگتے ہوئے بھی شرم آئے گی۔

(الفضل ۲۴/۱۰)

اخبار احمدیہ قادیان

۲۴ر اکتوبر۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت حاجی محمد دین صاحب صحابی سابق امیر جماعت احمدیہ تہال۔ گجرات) مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب بہاری (انسپکٹر بیت المال) نے تقریر کی جس میں موجودہ زمانہ کی تحریکات کا ذکر کر کے احمدیت کی برتری کی وجوہات بیان کیں۔

زائرین (۱) ۲۳ر اکتوبر۔ لاہور سے شیخ منور احمد صاحب ولد شیخ صالح محمد صاحب (مشرقی افریقہ) تشریف لائے۔

(۱) ۱۹ر اکتوبر۔ مسعود احمد صاحب پسر میر ظہور الحسن صاحب مرحوم مالاکنڈر جو ۳۰ر ستمبر کو قادیان آئے تھے) (۲) ۲۲ر اکتوبر شیخ منور احمد صاحب (۳) ۲۴ر اکتوبر۔ ملک خلیل احمد صاحب شاہد (نامزد مبلغ برائے لائبیریا۔ مغربی افریقہ) (۴) عبد الحمید صاحب ولد میاں عبد الرحیم صاحب جلد ساز) زیارت قادیان کے بعد واپس چلے گئے۔

۲۵ر اکتوبر۔ بھارت کے وزیر خوراک مکرم محترم جناب رفیع احمد صاحب قدوائی کے ناگہانی اور افسوسناک سانحۂ ارتحال پر حلقہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل کی گئی۔

سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ وزیر پبلک ورکس کی تشریف آوری اور جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

۲۴ر اکتوبر۔ جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ کل قادیان تشریف لاتے اور مقامی کانگرس کی طرف سے منعقدہ جلسہ میں پبلک کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت کی طرف سے بالخصوص اس ضلع میں کیا کچھ مفاد عامہ کے کام سرانجام دیئے گئے ہیں۔ اس جلسہ میں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے تقریر فرمائی۔

آج صبح احمدیہ وفد نے دار الانوار میں جناب سردار صاحب کی کوٹھی پر ملاقات کر کے آپ سے بعض مشکلات کا ذکر کیا۔ آپ نے از راہِ مہربانی ان کے ازالہ کے متعلق کوشش کرنے کا وعدہ فرمایا۔ وفد مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی۔ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر بیت المال و مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ پر مشتمل تھا۔

ولادت مکرم سیٹھ یوسف الہ دین صاحب (ابن حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب) سکندر آباد کے ہاں ۱۸ر اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب نومولود کے خادم دین۔ صالح اور قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا: میری اہلیہ نسیم بیگم ایک عرصہ سے بوجہ بخار بیمار رہیں۔ اسی طرح میرے خسر منشی عبد الحفیظ وثیقہ نویس کرہل بیمار ہیں۔ ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی محمد سعید درویش قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تازہ رؤیا

(۱۷/ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء کی درمیانی شب)

میں نے دیکھا کہ ایک نشان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند کھڑا کیا گیا ہے جیسے جھنڈے ہوتے ہیں مگر جھنڈے کی شکل نہیں۔ بلکہ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین اور آسمان بغیر ستونوں کے کھڑے ہیں۔ اسی طرح وہ نشان بغیر ستون کے کھڑا ہے۔ ایک نورانی سی چادر ہے جو جھنڈے کی طرح لٹکی ہوئی ہے۔ ہم بہت سے لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوئے درود پڑھ رہے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی درجات کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اس کے بعد یوں معلوم ہوا جیسے اس جلوہ کے درمیان کچھ وقفہ کر دیا گیا ہے۔ جیسے سکولوں میں ریسس پیریڈ ہوتا ہے اس دوران میں ایک اور جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے جس کا ستون فیروزی رنگ کا ہے۔ اور بتایا گیا کہ یہ پاکستان کا جھنڈا ہے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس جھنڈے کی عزت کے قیام کے لئے بھی دعائیں کیں۔ اور بعض جاہلوں نے اس جھنڈے کو سلام بھی کیا۔ حالانکہ اسلام سے یہ طریق ثابت نہیں۔ چند منٹ کے بعد وہ جھنڈا نظروں سے غائب ہو گیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نشان دوبارہ ظاہر ہوا۔ اس کے ظاہر ہوتے ہی میں اور میرے ساتھی پھر اس کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کیا۔ اور آپ کے مدارج کی ترقی کے لئے دعائیں کرنی شروع کیں۔ اس وقت نہ معلوم کمزوری کی وجہ سے یا کسی اور مصلحت سے میں زمین پر منہ کے بل لیٹ گیا مگر ماتھا زمین پر نہیں۔ جیسے سجدہ کرتے ہیں۔ بلکہ جیسے آرام کے لئے سینہ کے بل لیٹ جاتے ہیں۔ اسی حالت میں درود پڑھتا جاتا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرتا جاتا تھا۔ باقی میرے ساتھی کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے۔ اسی حالت میں مجھے الہام ہوا تاجُ المدینۃ نزلت علیٰ راسی (تاج عربی زبان میں مذکر ہے۔ مگر اس فقرہ میں غالب گمان یہی ہے کہ مؤنث استعمال ہوا تھا۔ گو ادھر بھی خیال جاتا ہے کہ نزلت کی بجائے نزل ہی استعمال ہوا تھا۔ اس کی حکمت آگے چل کر بیان کی جائے گی) مطلب یہ کہ مدینہ کا تاج میرے سر پر اترا۔ جس وقت یہ الہام ہوا ہے۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ ایک تاج جو ایک نفیس کپڑے کے خوبصورت رنگدار ڈبہ میں تہ کیا ہوا بند ہے۔ میرے سر کے پاس منہ کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ اس وقت پھر دل میں القا ہوا۔ "تیجان" یہ لفظ تاج کی جمع ہے اور اس کے معنے ہیں بہت سے تاج اس لفظ کے القا ہوتے ہی میں نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو میں نے دیکھا تیرہ چودہ آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ سب کے سروں پر تاج ہیں اور وہ تاج بجائے دھات کے بنے ہوئے ہونے کے زری کی تاروں سے بنے ہوئے کپڑے کے ہیں۔ جو پگڑیوں کے گرد لپیٹے ہوئے ہیں۔ بیچ میں ایک شخص بہت جسیم اور بہت قد آور بیٹھا ہے۔ جس کے سر پر سب سے بڑا تاج ہے۔ بلند بھی بہت زیادہ ہے۔ اور گھیر میں بھی زیادہ ہے۔ مگر اس کے گرد جو لوگ بیٹھے ہیں ان کے سروں پر تاج ہیں تو اسی شکل کے مگر بعض کے چھوٹے ہیں بعض کے بڑے ہیں مگر ہیں سب اسی قسم کے شائد جو شخص درمیان میں دکھایا گیا۔ وہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور جو لوگ ارد گرد بیٹھے تھے۔ وہ آپ کے نائب تھے۔ جو مختلف وقتوں میں امت میں پیدا ہوتے رہے۔ میں نے سمجھا کہ یہ چھوٹے بڑے تاج ان لوگوں کے درجہ کے مطابق ہیں۔ مگر ہیں سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاج کے نمونہ پر بنائے ہوئے۔ تا کہ آپ کے نائب ہونے پر دلالت کریں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تاج کے مشابہ تاج آپ کے نائبوں کو دیا جاتا ہے۔ اس وقت میں نے پہلے الہام کو دوسرے الفاظ میں دہرایا اور کہا تاج المدینۃ وضعت علیٰ راسی (پھر مذکر کو مؤنث صورت میں بیان کیا گیا) یعنے مدینہ کا تاج میرے سر پر بھی رکھا گیا ہے۔ میں نے وہ تاج کھول کر نہیں دیکھا۔ جو ڈبہ میں بند میرے پاس رکھا گیا ہے۔ لیکن اس کے تہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی دھات کا نہیں تھا۔ بلکہ زری کی تاروں سے بنا ہوا تھا۔ جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ جاگنے پر معلوم ہوتا ہے کہ نزلت اور وضعت کی بجائے نزل اور وضع تھا۔ لیکن زیادہ خیال یہی ہے۔ کہ مؤنث کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ اس صورت میں اس کی توجیہ یہ ہوگی۔ کہ چونکہ اس قسم کا تاج پگڑی سے باندھا جاتا ہے۔ جسے عربی زبان میں عصابہ کہتے ہیں جو مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس لئے اس کی رعائت سے تاج کے لئے بھی مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا کہ یہ تاج عجمی لوگوں کے طریق کا نہیں جو دھات کا بنایا جاتا ہے۔ بلکہ اسلامی علامت ہے۔ جو پگڑی کے گرد لپیٹی جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ نظارہ غائب ہو گیا اور میں اس جگہ سے اٹھ کر اس جگہ آیا جسے اقامت گاہ سمجھتا ہوں۔ راستہ میں مجھے کسی شخص نے ایک خط دیا۔ جو حضرت ام المومنین کے نام لکھا ہوا تھا۔ اسے میں نے پڑھا۔ تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ حضرت عبد الغنی صاحب یا ایسا ہی کوئی نام تھا ان کا ذکر کر کے لکھا تھا کہ وہ آجکل قرآن کریم کے بڑے معارف بیان کر رہے ہیں۔ اور ایمان کو بڑی تازگی حاصل ہوتی ہے۔ آپ بھی ان ایام میں یہیں ٹھہریں اور ربوہ نہ جائیں۔ میں اس وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ کوئی جھوٹا بنا ہوا صوفی ہے۔ جو ذوقی باتیں بیان کر کر کے بعض لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے۔ اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ میں وفات یافتہ ہوں۔ اس خط کو پڑھ کر میں نے کہا کہ افسوس اللہ تعالیٰ نے اتنے قرآنی علوم کے دریا میرے ذریعہ سے بہائے جن کی مثال دنیا کے پردہ پر نہیں مل سکتی۔ لیکن میری وفات کے چند سال بعد ہی جماعت کے کچھ کمزور لوگ ایسی دھوکہ والی باتوں کا شکار ہو گئے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو معرفت اور آسمانی علوم قرار دے رہے ہیں۔ میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جو خواب پچھلے دنوں امۃ الحی مرحومہ کے متعلق لکھی تھی اور لکھا تھا کہ اس کی تعبیر ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کی تعبیر ایک نوجوان مبلغ نے لکھ کر بھیجی ہے۔ جو میرے نزدیک بہت حد تک صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ماؤں کو اپنے بچوں سے اتنی محبت ہوتی ہے کہ باپ خواہ جائز طور پر ہی ان پر خفا ہو۔ ان کو تکلیف پہونچتی ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان کے بچوں میں سے کسی پر کسی وجہ سے ناراض ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی کیفیت دکھائی ہے۔ واقعی اس تعبیر سے اس خواب کے بعض مشکل حصے حل ہو جاتے ہیں۔ اور مجھے اس بات سے خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے بعض نوجوان مبلغ روحانی امور کی طرف بھی توجہ رکھتے ہیں ÷

دورہ پروگرام مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعتہائے اڑیسہ کے عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ نومبر و دسمبر میں بغرض تشخیص بجٹ و معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کرینگے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے جلد فارغ کرنے کی کوشش کریں گے۔

نوٹ: بجٹ ۱۹۵۵/۵۶ء کی تیاری کے متعلق جملہ عہدیداران کو خاص طور پر تعاون کی تاکید کی جاتی ہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	حلقہ کنٹہ	۳۱-۱۰-۵۴	سمبلپور۔ بنہ وغیرہ	۳-۱۱-۵۴
۲	سمبلپور	۷-۱۱-۵۴	ڈھینکانال	۸-۱۱-۵۴
۳	ڈھینکانال	۸-۱۱-۵۴	کرڈاپلی	۹-۱۱-۵۴
۴	کرڈاپلی	۱۰-۱۱-۵۴	پنکالو	۱۰-۱۱-۵۴
۵	پنکالو	۱۱-۱۱-۵۴	کوٹ پلّہ	۱-۱۱-۵۴
۶	کوٹ پلّہ	۱۲-۱۱-۵۴	بھوددار	۱۶-۱۱-۵۴
۷	بھوددار	۱۴-۱۱-۵۴	کیرنگ معہ زگاؤں	۱۶-۱۱-۵۴
۸	کیرنگ	۲۰-۱۱-۵۴	مان کا گوڑا معہ نیا گڑھ	۲۰-۱۱-۵۴
۹	مان کا گوڑا معہ نیا گڑھ	۲۱-۱۱-۵۴	پوری	۲۲-۱۱-۵۴
۱۰	پوری	۲۳-۱۱-۵۴	سری یاریدن پدا	۲۳-۱۱-۵۴
۱۱	سری پارہ	۲۵-۱۱-۵۴	سونگڑہ	۲۶-۱۱-۵۴
۱۲	سونگڑہ	۲۸-۱۱-۵۴	کندرہ پاڑہ	۲۸-۱۱-۵۴
۱۳	کندرہ پاڑہ	۲۹-۱۱-۵۴	سرلو	۳۰-۱۱-۵۴
۱۴	سرلو	۳۰-۱۱-۵۴	کٹک	۳۰-۱۱-۵۴
۱۵	کٹک	۴-۱۲-۵۴	بھدرک	۴-۱۱-۵۴

وصولی چندہ کا ایک ہفتہ منائیں!

خاص کوشش کرنے والوں اور ادائیگی کرنے والوں کے نام

دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائینگے

سلسلہ احمدیہ اس وقت شدید مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ اور سلسلہ کے اہم کاموں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ درپیش ہے۔ اور یہ خطرہ تمام جماعت کی ہمت مردانہ اور خاص جدوجہد سے دور ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۳ر سے ۹ر نومبر تک وصولی چندہ کا ہفتہ منایا جائے۔ امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و تحریک جدید و وصایا اور عہدہ داران خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ وفود۔ جلسوں اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ اور ۵ر نومبر کو جمعہ کے خطبہ کے ذریعہ اجتماع سے فائدہ اٹھا کر انتہائی کوشش کریں کہ

(۱) تحریک جدید کا بقایا سو فی صدی پورا کیا جائے۔ کیونکہ اگلے ماہ تحریک کا نیا سال شروع ہونے والا ہے۔

(۲) موصی صاحبان کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔ ورنہ ایک کثیر تعداد جن کے ذمہ سالہا سال تک کے بقایا ہیں ان کی وصیتیں مجبوراً منسوخ کرنی پڑیں گی۔ بعد ازاں ان سے کوئی بھی چندہ لینا بند ہو جائے گا اور وہ کار ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔

(۳) چندہ عام کا بقایا اور چھ ماہ کا چندہ (مئی تا اکتوبر) سو فی صدی پورا کیا جائے۔ جو حد درجہ مجبور ہوں ان سے اقساط کے وعدے لئے جائیں۔

(۴) درویش فنڈ و تعمیر چار دیواری کا کسی کی طرف بقایا نہ رہے۔

(۵) زکوٰۃ کا حساب کسی کے ذمہ نہ رہے۔

(۶) چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جائے تا جلسہ سالانہ کے انتظامات بسہولت کئے جا سکیں۔

(۷) مخلص احباب کو موصی بنایا جائے اور موصی ہونے کے فوائد ذہن نشین کرائے جائیں۔

(۸) سلسلہ کی خاص مشکلات کے پیش نظر جلسہ میں شوریٰ نے تین سال کے لئے موصی اصحاب پر دو پیسہ فی روپیہ اور غیر موصی احباب پر ایک پیسہ فی روپیہ زائد چندہ خاص عائد کیا ہے۔ جماعت ہائے ہندوستان کو بھی تحریک کی جائے۔ کہ وہ برضا و رغبت اس میں شرکت کریں۔ اس چندہ کا نام "چندہ خاص" ہوگا۔ "تحریک ستمبر" کا چندہ دینے والوں کو اجازت ہے کہ "تحریک ستمبر" اور "چندہ خاص" دونوں میں سے کسی ایک میں شرکت کریں۔

(۹) اخبار بدر کے نئے خریدار بنائے جائیں تا وہ زیادہ سے زیادہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔

ذیل کے احباب کے اسماء حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے خاص طور پر پیش کئے جائیں گے :-

(۱) جو مبلغین۔ عہدیداران۔ خدام اور ممبرات لجنہ اس ہفتہ میں خاص طور پر کوشش کریں گے۔

(۲) جو جماعتیں سال حال کے چھ ماہ کے چندے سو فی صدی ادا کر دیں گے۔

(۳) جو جماعتیں سال حال کے تحریک جدید کے وعدے اور بقایاجات سو فی صدی ادا کر دیں گے۔

(۴) جو احباب چھ ماہ کے چندے اور تحریک جدید سال حال کے وعدے سو فی صدی ادا کر دیں گے۔

(۵) جو احباب مالی مشکلات کے حل کے لئے اچھی تجاویز ارسال کریں گے۔

آخری دو ماہ میں خاص طور پر ذیل کے احباب نے نظارت ہذا سے تعاون فرمایا ہے۔ اس لئے ان کے اسماء حضور کی خدمت میں دعا کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں :-

(۱) مکرم منشی شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

(۲) مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ (۳) مکرم محمد بشیر صاحب صاحب سہگل (۴) مکرم محمد عمر صاحب سہگل (۵) مکرم محمد احمد صاحب غوری سیکرٹری مال کلکتہ۔ (۶) مکرم سیٹھ محمد یوسف اللہ دین صاحب سکندر آباد دکن (۷) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری دکن (۸) مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنت کنٹہ (۹) مکرم حسن محمد صاحب سیکرٹری مال چنت کنٹہ (دکن) (۱۰) حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی (۱۱) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی قادیان (۱۲) مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب دفعدار قادیان (۱۳) مکرم حاجی عبدالغنی صاحب بانڈی پورہ (کشمیر) (۱۴) مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سرینگر۔

نوٹ:- تعمیر چار دیواری کے لئے جن احباب نے خاص طور پر قربانی فرمائی ہے۔ ان کے نام بھی دعا کے لئے ارسال ہوں گے۔ فی الحال تحریک کے بعد احباب کی طرف سے جواب کا انتظار ہے۔

بالآخر احباب سے خاص طور پر سلسلہ کی رفع مشکلات کے لئے متواتر دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار ناظر بیت المال و وکیل المال قادیان

ولادت} خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۶ر ستمبر ۱۹۵۴ء کو لڑکی عطا ہوئی سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "ناصرہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور صالحہ بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی

وزیر خوراک جناب قدوائی صاحب کا انتقال پُرملال

۲۴ر اکتوبر کو بھارت اپنے ایک نامور قابل ترین منتظم اور سچے محب وطن سے محروم ہوگیا۔ ۲۵ر اکتوبر کو نظارت امور عامہ قادیان کی طرف سے آنریبل رفیع احمد صاحب قدوائی کی وفات پر ان کے اعزہ اور وزراء صاحبان کو تعزیتی پیغامات بھجوائے گئے۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب کو سلسلہ کے ایک کام کے تعلق میں آنریبل رفیع احمد صاحب قدوائی سے ملاقات کا موقعہ ملا مرحوم سنجیدہ، سمجھدار اور کم گو تھے۔ قادیان میں ڈاکخانہ کے پاس ایک تعزیتی جلسہ بھی کیا گیا۔ جس میں دیگر مقررین کے علاوہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے بھی مرحوم کے اوصاف بیان کئے۔ اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب (قائم مقام ناظر بیت المال) نے دو ریزولیوشن پیش کئے جو متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ ان میں مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور ملک کی ناقابل فراموش خدمات کا ذکر تھا۔ اور یہ کہ تعزیتی ریزولیوشن کی نقول مرحوم کے اقارب۔ بھارت کے وزیر اعظم۔ چیف منسٹر پنجاب۔ کمشنر جالندھر ڈویژن۔ سٹیٹ کانگرس اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

۲۴ر اکتوبر کو باوجود ڈاکٹر کی طرف سے ممانعت کے مرحوم ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے گئے۔ ناطاقتی کے باعث بیٹھ کر تقریر کرنے لگے لیکن پھر بھی تقریر مکمل نہ کر سکے۔ قیامگاہ پر پہنچتے ہی آپ راہی ملک بقا ہو گئے۔ صدر جمہوریہ ہند اس سانحۂ ارتحال سے بہت غمگین ہوئے۔ اور آپ نے وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو کو جو ان دنوں چین میں دورہ پر ہیں تار دیا کہ "ملک ایک قابل ترین منتظم اور ملک کے خادم سے محروم ہو گیا ہے۔ بھارت کی جنگ آزادی کے دوران میں اور اس کے بعد انہوں نے بیش بہا خدمات سر انجام دی ہیں۔ پنڈت جی یہ خبر سنکر ساکت وصامت رہ گئے۔ اور کھڑے نہ رہ سکے اور تار دیا کہ میں اب تنہائی محسوس کرتا ہوں ان کی تجہیز و تکفین پورے سرکاری اعزاز سے کی جائے۔ آخر میں گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ نے کہا کہ پنڈت نہرو کے لئے اس سے بڑا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ ملک کا بہترین منتظم۔ وطن پرست اعلیٰ مدبر اور دلیر رہنما اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ بھارت کے اس مایۂ ناز سپوت کا ملک گیر ماتم منایا گیا۔ وزیر اعظم نے اپنا دورہ منسوخ کر دیئے۔ دہلی میں صدر جمہوریہ نے بھی پروگرام منسوخ کر دیئے۔ وزیر اعظم دورہ منسوخ کر کے دہلی روانہ ہو گئے۔ بمبئی اور امرتسر کی تمام مارکیٹیں بند رہیں۔ ملک بھر میں سرکاری جھنڈے سرنگوں کئے گئے۔ مرحوم ملک کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ جس دانشمندی سے آپ نے مسئلہ خوراک کو حل کیا اور کروڑہا روپے کو غیر ممالک میں جانے سے بچا لیا اسے تاریخ ہند کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

مرحوم تنظیم میں پنڈت نہرو کے دست راست تھے۔ آپ ۱۸۹۴ء میں بارہ بنکی (یو۔پی) میں پیدا ہوئے۔ علیگڑھ سے گریجوایٹ بنے۔ ۱۹۲۶ء میں مرکزی اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے ۱۹۲۹ء میں کانگرس پارٹی کے چیف وہپ رہے۔ ۱۹۳۱ء میں یو۔پی کانگرس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ بعد میں وزیر مال مقرر ہوئے۔ اور کئی مواقع پر قائم مقام وزیر اعلیٰ کے طور پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۴۶ء میں وزیر داخلہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۱ء تک وزیر رسل و رسائل اور ۱۹۵۲ء سے وزیر خوراک مقرر ہوئے۔

سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی روانگی

۹ر اکتوبر کو صبح ساڑھے دس بجے مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے بعد لاری کے ذریعہ لاہور روانہ ہوئے۔ مقامی جماعت کی بڑی تعداد نے دعا اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کیا۔ شیخوپورہ سٹیشن پر احباب جماعت مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ کی معیت میں الوداع کہنے کیلئے موجود تھے۔ مکرم سید صاحب موصوف ۱۰ر اکتوبر کی شب کو کراچی پہنچے اور ۱۲ر اکتوبر کو S.S. Hamza نامی جہاز سے عازم انڈونیشیا ہوئے۔

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم سید صاحب ۱۴ر اکتوبر کو بمبئی وارد ہوئے۔ بندرگاہ پر احباب جماعت کی معیت میں آپ کا استقبال کیا گیا۔ اور ہار پہنائے گئے۔ اسکے بعد آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ احمدیہ دار التبلیغ "دار الحق" میں تشریف لائے اس مختصر سے قیام میں آپ نے جناب ڈپٹی کمشنر آف پاکستان ان انڈیا سے ملاقات فرمائی۔ کیونکہ موخر الذکر بھی انڈونیشیا میں رہے تھے۔ شام کو آپ کے اعزاز میں ایک دعوت طعام دی گئی جسمیں اخباری نمائندگان کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر اخباری نمائندگان کو آپ نے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں ایک انٹرویو دیا جس کا خلاصہ بمبئی کے ایک موقر اور کثیر الاشاعت اخبار "ہندوستان" کی ۱۷ر اکتوبر کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"انڈونیشیا میں احمدیوں کے ۱۷ تبلیغی مراکز ہیں

احمدی صدر دفتر کے انچارج مولانا سید شاہ محمد صاحب کا بیان

بمبئی ۱۵ر اکتوبر۔ گذشتہ ۱۴ر اکتوبر کی شب انڈونیشیا میں احمدیہ تبلیغی مشن کے انچارج جناب سید شاہ محمد صاحب نے بمبئی کے احمدیہ دفتر میں ایک دعوت طعام کے موقعہ پر انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ مولوی رحمت علی صاحب نے ۱۹۲۵ء میں پاڈانگ سماٹرا میں احمدیہ مشن کا دفتر قائم کیا۔ اب انڈونیشیا میں ۱۷ مشن ہیں۔ مولانا سید شاہ محمد صاحب ۱۹۳۶ء میں مبلغ کی حیثیت سے انڈونیشیا گئے اور ۱۹۵۰ء میں مشن کے انچارج مقرر ہوئے جنگ کے دوران میں آپ ۸۳ دن تک جاپانیوں کی قید میں رہے۔ آپ نے بتایا کہ جاپانی بڑے سنگدل واقع ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستانی قیدیوں کو ناقابل بیان اذیتیں دیں۔ اور ہزار ہزار عورتوں کے گروہ کو برہنہ کر کے بازاروں میں مارچ کرایا تھا۔ ...مشن کی نگرانی میں سینار اسلام۔ اسلام اور صدر ناصرات کے نام سے تین ماہنامے شائع ہوتے ہیں۔ قرآن شریف کا ڈچ زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے جس کا پہلا کاپی صدر سوئیکارنو کو گذشتہ ماہ دسمبر میں پیش کی گئی تھی۔ ...صدر سوئیکارنو کو ہندوستانی اور پاکستانی اخبارات عبدالرحیم سوئیکارنو لکھتے ہیں۔ وہ اگرچہ مسلمان ہیں۔ مگر ان کا نام عبدالرحیم نہیں ہے) اسی طرح سلطان شہریار کا اصل نام "سوتن شہریر" ہے۔

آپ نے کہا کہ اس وقت انڈونیشیا میں ۱۲ احمدیہ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ وہاں کی حکومت سے احمدیوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں اس وقت پورے انڈونیشیا میں تقریباً دس ہزار احمدی ہیں۔ ...مولانا سید شاہ محمد صاحب چھٹیوں پر پاکستان کے احمدی ہیڈ کوارٹر "ربوہ" آئے ہوئے تھے۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۵۳ء کو وہ کراچی پہنچے تھے۔ اور آج انڈونیشیا جہاز سے روانہ ہو رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے دو سب سے بڑے ادیبوں میں ایک احمدی مسلمان ہیں۔ جن کا نام بکرام دنگ کوتی ہے۔ انہیں کے سپرد انڈونیشین زبان میں قرآن شریف کے ترجمے کا کام سونپا گیا ہے ہر سال "جاکرتا" میں احمدیوں کی کانفرنس ہوتی ہے۔ ساتھ مجلس شوریٰ ہوتی ہے۔ سالانہ تین لاکھ روپیہ کا بجٹ بنتا ہے۔ اور یہ پوری کی پوری انڈونیشیا ہی میں جمع ہوتی ہے۔

آپ نے بتایا کہ انڈونیشین زبان میں گاندی کو کوئی لفظ شامل نہیں ہے۔ "دار الاسلام" نامی جماعت پہاڑوں میں رہتی ہے۔ جسے چینی اور ڈچوں سے امداد ملتی ہے۔ وہ در اصل ڈاکوؤں کی جماعت ہے۔ اور اس کا کام لوٹ مار اور قتل و غارت گری کے سوا کچھ نہیں ہے"۔ (ہندوستان ۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۴ء صفحہ ۳)

محترم شاہ صاحب ۱۲ر اکتوبر کو سفر پر روانہ ہو گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہد محترم کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے آمین۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ورہ بی بی پہلے سے ان کی صحت اچھی ہے احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۲) مکرم ماسٹر فخر علی احمد صاحب صدر جماعت کمپیلور (اڑیسہ) کی اہلیہ ایک عرصہ سے درد سر کی بیماری میں مبتلا ہیں احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (۳) مکرم سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت یادگیر (دکن) سخت بیمار ہیں ہر دو گھنٹے کے بعد ٹیکہ لگایا جاتا ہے ٹیکوں سے خارش پیدا ہو گئی ہے سخت ضعف ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

منظوری تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جن عہدہ داران کی منظوری کا اعلان کیا جا رہا ہے ان کی مدت انتخاب ۳۰ اپریل ۱۹۵۶ء تک ہوگی امید کی جاتی ہے کہ نئے عہدہ دار اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جماعت کی ترقی اور استحکام کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حقیقی معنوں میں خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نوٹ: مشروط منظوری سے مراد یہ ہے کہ اگر ان عہدیداران کے ذمہ بقایا ہو تو وہ جلد سے جلد ادا کردیں ورنہ ان کی جگہ نیا انتخاب کرانا پڑے گا۔ فی الحال تین ماہ بعد ان کے چندہ کا جائزہ لیکر دیکھا جائے گا کہ وہ بقایا دار تو نہیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	نام عہدہ	نام عہدہ دار مع مکمل پتہ
۱	چندا پور (دکن)	پریذیڈنٹ سیکرٹری تعلیم و امور عامہ	مکرم غلام احمد صاحب احوی نائب تحصیلدار موضع چندا پور ڈاکخانہ تاڈوائی تحصیل کاماریڈی ضلع نظام آباد (دکن)
		سیکرٹری مال	مکرم قدرت اللہ صاحب 〃 〃 〃
		〃 تبلیغ	〃 رحمت اللہ صاحب 〃 〃 〃 〃
۲	ڈھینکانال طالبر کوٹ	پریذیڈنٹ	〃 نعمت الرحمن صاحب (مشروط منظوری)
		جنرل سکرٹری	〃 میاں فضل صادق صاحب 〃 〃
		سیکرٹری تعلیم و تبلیغ	〃 محمود علی صاحب 〃 〃
		〃 مال	〃 مبارک علی صاحب 〃 〃
۳	بھدرواہ	پریذیڈنٹ	〃 محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی دکاندار بھدرواہ شہر ضلع ڈوڈہ۔ صوبہ جموں
		وائس پریذیڈنٹ	مکرم جمال الدین صاحب میر 〃 〃 〃
		سیکرٹری تبلیغ و امور عامہ، تعلیم و تربیت	〃 ماسٹر عبد الکریم صاحب 〃 〃
		نائب سکرٹری تبلیغ، امور عامہ و تعلیم و تربیت	〃 ماسٹر عبد الرزاق صاحب 〃 〃 〃
		سکرٹری مال	〃 عبد الغنی صاحب بیرہ دکاندار 〃 〃 〃
		امین	〃 ماسٹر عبد الرزاق صاحب 〃 〃 〃
۴	منارگھاٹ	پریذیڈنٹ	〃 ایم۔ کے محمد صاحب موضع منارگھاٹ (مدراس)
		سیکرٹری مال	〃 ایم۔ کے حسن صاحب 〃 〃 〃
۵	رانچی	پریذیڈنٹ	〃 سید محی الدین صاحب وکیل "آشیانہ" رانچی
		سیکرٹری مال	〃 سید لئیق احمد صاحب 〃 〃
۶	کندرا پاڑہ	پریذیڈنٹ	〃 شیخ قطب الدین صاحب موضع کندرا پاڑا ڈاکخانہ خاص ضلع کٹک اڑیسہ (مشروط منظوری)
		جنرل سیکرٹری	〃 شیخ کمال الدین صاحب 〃 〃 〃
		سیکرٹری مال	〃 منشی شیخ زین الدین صاحب 〃 〃 〃
۷	یادگیر	〃 〃	〃 مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر (دکن)
		〃 تبلیغ	〃 محمد خواجہ صاحب غوری 〃 〃
		〃 تعلیم و تربیت	〃 نذیر احمد صاحب 〃 〃
		〃 امور خارجہ	〃 محمد اسمٰعیل صاحب غوری 〃 〃
		امام الصلوٰۃ	〃 مولوی عبد القادر صاحب 〃 〃
۸	سلواہ کشمیر	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال	〃 عبد الباری صاحب
۹	پینگاڈی	پریذیڈنٹ و امین	〃 ایم احمد صاحب۔ انجمن احمدیہ پینگاڈی نارتھ مالابار (مشروط منظوری)
		سیکرٹری مال	〃 پی احمد صاحب انجمن احمدیہ پینگاڈی نارتھ مالابار
		〃 ضیافت	〃 اے سلیمان صاحب 〃 〃 〃 〃 (مشروط منظوری)
		〃 تبلیغ	〃 ایس وی قمر الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
۹	پینگاڈی	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	مکرم پی پی عبد الرحیم صاحب انجمن احمدیہ پینگاڈی نارتھ مالابار (مشروط منظوری)
		〃 تعلیم و تربیت	〃 سی۔ ایچ عبد القادر صاحب انجمن احمدیہ پینگاڈی نارتھ مالابار
		محاسب	〃 سی وی کے احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 (مشروط منظوری)
		آڈیٹر	〃 ایم ابراہیم صاحب انجمن احمدیہ پینگاڈی نارتھ مالابار (مشروط منظوری)
۱۰	جموں کشمیر	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال	〃 بابو فیروز الدین صاحب جمعدار میونسپلٹی محلات جموں شہر
۱۱	ٹیک مسکو	پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ	〃 سید عبد المجیب صاحب ڈاکخانہ سورج گڈھا ضلع مونگھیر
۱۲	بریلی	پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تعلیم و تربیت	〃 مکرم قریشی حبیب احمد صاحب ہیڈماسٹر ٹیلرنگ سکول پرانی کوتوالی بریلی (مشروط منظوری)
		سیکرٹری مال تحریک جدید و امام الصلوٰۃ	〃 میاں محمد یونس صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
		آڈیٹر	〃 میاں محمد الیاس صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
		محصل	〃 مولانا محمد یامین صاحب
۱۳	شورت	سیکرٹری مال	〃 عبد الغفار صاحب ڈار بمقام شورت ڈاکخانہ کولگام کشمیر
		〃 امور عامہ	〃 محمد رمضان صاحب راتھر 〃 〃
		〃 تعلیم و تربیت	〃 غلام محمد صاحب گنائی 〃 〃
		〃 تبلیغ	〃 غلام محمد صاحب لونگام 〃 〃
		امین	〃 عبد الغفار صاحب آہنگر 〃 〃
		محصل	〃 محمد شعبان صاحب زرگر 〃 〃 〃 عبد الوہاب صاحب آہنگر 〃 〃
۱۴	شوپیاں	پریذیڈنٹ	〃 ماسٹر غلام محمد خان صاحب بمقام شوپیاں ڈاکخانہ خاص کشمیر
		سیکرٹری مال	〃 ماسٹر غلام رسول صاحب 〃 〃 〃
		〃 امور عامہ	〃 عبد الرحیم صاحب 〃 〃 〃
		امین	〃 ماسٹر محمد یامین صاحب 〃 〃 〃
		محصل	〃 ماسٹر عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃
۱۵	سانڈھن	پریذیڈنٹ	〃 کریم الدین خاں صاحب بمقام سانڈھن ضلع آگرہ (یو۔پی)
		سیکرٹری امور عامہ و تعلیم و تربیت	〃 برکت اللہ خاں صاحب 〃 〃 〃
		سیکرٹری مال	〃 بہادر خاں صاحب 〃 〃 〃
		تحریک جدید	〃 حبیب اللہ خاں صاحب 〃 〃 〃
		〃 تبلیغ	〃 کریم الدین خان صاحب 〃 〃 〃
۱۶	پراونشل انجمن احمدیہ اڑیسہ	سیکرٹری مال	〃 سید عبد القدیر صاحب State Advocate General Cuttack - 2 (ORISSA)
		سیکرٹری تبلیغ و تالیف	〃 سید یعقوب الرحمان صاحب Supervisor of Supply & Transport Sumbalpur
		سیکرٹری امور عامہ	〃 مرزا شیر علی بیگ صاحب زمیندار دلائی ساہی Manikagorah. P.O. Puri Distt
		〃 تعلیم و تربیت و دعایا	〃 سید محمد ذکریا صاحب N. C. High School Bhadrak (Orissa)

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

خدام الاحمدیہ کی خدمت خلق

تین دن میں غرباء کے ۵۷ مکانات کی تعمیر

مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب میں بے مثال بارش اور سیلاب نے جو نقصان پہنچایا ہے اس سے ہر شخص واقف ہے بلیسیوں ممالک کی حکومتوں اور سوسائیٹیوں اور انجمنوں سے دھڑا دھڑ عطیہ جات پہونچ رہے ہیں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ و مجالس خدام الاحمدیہ مشرقی بنگال۔ لاہور۔ ملتان اور خانیوال نے مصیبت زدگان کی جو بے لوث خدمات کی ہیں ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے ہزارہا لوگوں کو کھانا کھلایا بمفت ادویہ تقسیم کیں۔ حکام تک ان کے علاقے ہونچائے۔ حکام کو اپنی خدمات پیش کیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ گورنر پنجاب اور امریکن نمائندہ نے ان کے کام کا معائنہ کیا اور خوشی کا اظہار کیا۔ عنقریب لاہور کی جماعت کی طرف سے ایک خیراتی شفاخانہ کھولا جا رہا ہے جس میں ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب ایف ڈی ایس۔ آر سی ایس (لندن) ایل ڈی ایس۔ ایف آر سی ایس (ایڈنبرگ) ایف آئی سی ڈی۔ بی ڈی ایس۔ ایم پی بی ایس۔ اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بٹ ایم بی بی ایس اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آنر مری طور پر مفت کام کریں گے۔ ایک موبائل شفاخانہ کا بھی انتظام کیا جائیگا۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ربوہ روانہ ہونے سے قبل ایک ملاقات میں اس امر پر زور دیا کہ موسم سرما کے پیش نظر اس وقت بارش زدگان کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ انہیں حسب ضرورت اینٹیں۔ لکڑی اور تعمیر کا دیگر سامان فراہم کرنے میں مدد دی جائے۔ تاکہ وہ سردی اصل شدت شروع ہونے سے قبل اپنا سر چھپانے کے قابل ہو سکیں آپ ربوہ سے آتے ہوئے ایک سو سے زائد خدام اور رضا کاروں کی مدد سے لاہور کے بارش زدہ علاقوں میں تین دن کے اندر غرباء کے ۵۷ مکانات تعمیر کرانے کے بعد ربوہ تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے بارش زدہ علاقوں کی حالت اور لوگوں کی ضروریات کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر لوگوں کے پاس اینٹوں وغیرہ کی کمی نہ ہوتی تو ہمارے خدام موجودہ تعداد سے ڈیڑھ گنا زیادہ مکانات تعمیر کر دکھاتے۔

آپ نے مزید فرمایا ہم صرف ان لوگوں ہی کی خدمت کر سکتے تھے جنکے منہدم مکانات کی اینٹیں اور کڑیاں محفوظ تھیں سو انہیں ہم نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور ہمارے معمار صاحبان اور خدام نے انتہائی محنت سے کام لیتے ہوئے اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ مکان تعمیر کرنے کی پوری کوشش کی لیکن بہت سے غرباء ایسے بھی ہیں۔ جو کچے مکانوں میں رہائش پذیر تھے اور وہ مکان شدید بارشوں کی وجہ سے اب مٹی کے تودوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ ایسے مکانوں کو یکدم تعمیر کرنا آسان نہیں ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اور صاحب ثروت حضرات کے باہمی تعاون سے سامان تعمیر کی فراہمی میں ان کی مدد کی جائے۔

سامان کیسے فراہم ہو

اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ یہ سامان بآسانی کس طرح فراہم ہو سکتا ہے آپنے فرمایا گذشتہ تین روز کے دوران میں ہم نے بعض ایسے علاقے دیکھے ہیں جہاں بڑی بڑی عالیشان کوٹھیاں زیر تعمیر ہیں اور ان کے قریب غریب لوگوں کی جھونپڑیاں گری پڑی ہیں۔ اگر ان رؤسا کو تحریک کی جائے تو وہ اپنی لاکھوں لاکھ اینٹوں میں سے چند ہزار اینٹیں اپنے غریب ہمسائیوں کے چھوٹے چھوٹے مکانات تعمیر کرنے کے لئے بآسانی دے سکتے ہیں۔

ایک اور رکاوٹ

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کے پاس تعمیر کا سامان بھی موجود تھا لیکن ہم ان کی خدمت نہیں کر سکے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ٹرانسپورٹ کا خاطر خواہ انتظام نہیں تھا۔ اسمیں شک نہیں کہ پولیس کی فراہم کردہ ٹرانسپورٹ کے ذریعہ صبح ہماری تعمیر پارٹیاں سولہ مختلف بستیوں میں روانہ کی جاتی تھیں اور اکثر پولیس ہی کی ٹرانسپورٹ شام کو انہیں ریلیف آفس میں واپس لاتی تھیں۔ لیکن دن بھر کے درمیانی عرصہ میں ہمارے پاس ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں ہوتا تھا بعض اوقات ایسا ہوا کہ ایک علاقے کی تعمیر پارٹی دوپہر تک کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن ٹرانسپورٹ کا انتظام نہ ہو سکنے کیوجہ سے اسی وقت اُسے دوسرے علاقے میں منتقل نہ کیا جا سکا۔ اور اس طرح انکا نصف دن ضائع ہو گیا۔ یہ جب ہی ہو سکتا تھا۔ کہ ہمارے مرکزی ریلیف آفس میں ایک دو گاڑیاں مستقل طور پر موجود رہتیں اور مختلف تھانے ریلیف آفس کو کسی علاقے میں کام کے ختم ہو جانے یا کسی دوسرے علاقے میں سامان تعمیر مہیا ہو جانے پر تعمیر پارٹی بھجوانے کی بذریعہ ٹیلیفون فوری طور پر اطلاع دیتے رہتے۔ اگر ٹرانسپورٹ کی مستقل سہولت کے ساتھ ساتھ تھانوں اور ہمارے ریلیف آفس کے درمیان رابطہ قائم ہو جاتا تو اس صورت میں بھی کچھ نہ کچھ مزید مکانات تعمیر ہو سکتے تھے۔

اسکے بعد ہم روزنامہ ملت لاہور کے دو اقتباس درج کرتے ہیں معزز معاصر نے خدام الاحمدیہ کے اس خدمت خلق کے کام کی تعریف کی ہے

لاہور۔ ۱۸ اکتوبر۔ آج شام مقامی اخبار نویسوں کی ایک جماعت نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان کو شہر کے مختلف حصوں میں سیلاب زدگان کی امداد کرتے ہوئے دیکھا۔ خدام الاحمدیہ نے مختلف حصوں میں بارہ امدادی مرکز قائم کئے ہیں۔

تنظیم اس وقت تک شہری دفاع، پولیس اور انسداد ملیریا کے محکموں کو سو سے زائد رضاکاروں کی خدمت پیش کر چکی ہے۔ یہ رضاکار گذشتہ دو ہفتوں سے امدادی کام کر رہے ہیں اور اب تک جن علاقوں میں کام کر چکے ہیں ان میں نیاز بیگ مہاجر آباد۔ کشمیر روڈ۔ حارث روڈ۔ شمسان گھاٹ۔ کھوکھر۔ محمود بوٹی بند۔ پرانا دھرم پورہ بیگم کوٹ۔ سانده کلاں۔ اور لیاقت پارک بھی شامل ہیں۔ آج اخبار نویسوں نے خدام الاحمدیہ کی دس دس افراد پر مشتمل تین پارٹیوں کو لیاقت پارک ماچھی منڈی اور مہاجر آباد کے علاقوں میں ملبہ اٹھاتے اور گرے ہوئے مکانات تعمیر کرتے ہوئے دیکھا۔ خدام الاحمدیہ کے ایک ترجمان نے نمائندہ ملت کو بتایا کہ وہ ابتک ۷۵۹۵ افراد کو کھانا کھلا چکے ہیں ۱۲۸۴۴ افراد کو کھانے کی خشک اشیاء رمابن اور کپڑے فراہم کر چکے ہیں۔ اور ۹۲۱۵ مریضوں کو دوائیاں مہیا کر چکے ہیں۔ اسکے علاوہ ان کے پانچ ڈاکٹر بھی رفتار صحت کا جائزہ لینے رہے ہیں نمائندہ ملت کے ایک سوال کے جواب میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ ان کی خدمات فرقے وارانہ اختلافات سے یکسر بالا ہیں اور وہ بلا امتیاز ہر مصیبت زدہ کو ہر ممکن امداد پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سات افراد پر مشتمل خدام الاحمدیہ کی ایک جماعت آج رات ملتان روانہ ہو رہی ہے جو وہاں کی مقامی تنظیم سے مل کر امدادی کام کریگی اور لاہور کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں اپنے کام کو زیادہ منظم طریق پر چلانے میں مدد ملے گی (ملت ۱۹/۱۰/۵۴)

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ بہتر معماروں کے ہمراہ ربوہ سے پہنچنے والے ... سیلاب زدگان کی امداد کیلئے لاہور آئے ہوئے تھے انہوں نے تین دن کے اندر لاہور کی ۱۶ بارش زدہ بستیوں میں غریب نادار لوگوں کے ۵۷ مکان تعمیر کئے ہیں اس سلسلے میں پولیس نے اینٹیں اور کڑیاں وغیرہ فراہم کی اور بڑی محنت سے ... بستیوں اور محلوں میں گرے ہوئے مکان از سر نو تعمیر کئے گئے ہیں۔ ان میں مال روڈ۔ لیاقت پارک۔ راوی روڈ۔ شاہدرہ۔ موری دروازہ ۵ مہیا اخبار اسٹریٹ۔ معہ بی منڈی۔ ... اچھرہ۔ کھما پورہ اور ... [illegible]

دورہ پروگرام مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ حلقہ یو۔ پی۔ بنگال۔ بہار کے عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ نومبر ۱۹۵۴ء میں بغرض تشخیص بجٹ و معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے جلد فارغ کرنے کی کوشش کریں گے۔

نوٹ: بجٹ ۵۶-۱۹۵۵ء کی تیاری کے متعلق جملہ عہدیداران کو خاص طور پر تعاون کی تاکید کی جاتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	نام رسیدگی جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	قادیان	۱-۱۱-۵۴	انبیٹھ	۲-۱۱-۵۴
۲	انبیٹھ	۵-۱۱-۵۴	انجولی	۵-۱۱-۵۴
۳	انجولی	۷-۱۱-۵۴	بریلی	۷-۱۱-۵۴
۴	بریلی	۹-۱۱-۵۴	شاہجہانپور	۹-۱۱-۵۴
۵	شاہجہانپور	۱۳-۱۱-۵۴	لکھنؤ	۱۳-۱۱-۵۴
۶	لکھنؤ	۱۵-۱۱-۵۴	کانپور	۱۵-۱۱-۵۴
۷	کانپور	۱۸-۱۱-۵۴	راٹھ مسکرا	۱۸-۱۱-۵۴
۸	راٹھ مسکرا	۲۱-۱۱-۵۴	صالح نگر	۲۱-۱۱-۵۴
۹	صالح نگر	۲۲-۱۱-۵۴	ساندھن	۲۲-۱۱-۵۴
۱۰	ساندھن	۲۴-۱۱-۵۴	نگلہ گھنو	۲۵-۱۱-۵۴
۱۱	نگلہ گھنو	۲۶-۱۱-۵۴	بھنڈی	۲۶-۱۱-۵۴
۱۲	بھنڈی	۲۸-۱۱-۵۴	بنارس	۲۸-۱۱-۵۴
۱۳	بنارس	۲۹-۱۱-۵۴	پٹنہ	۳۰-۱۱-۵۴
۱۴	پٹنہ	۲-۱۲-۵۴	مظفرپور	۲-۱۲-۵۴
۱۵	مظفرپور	۳-۱۲-۵۴	بیگوسرائے	۳-۱۲-۵۴
۱۶	بیگوسرائے	۴-۱۲-۵۴	مونگھیر	۴-۱۲-۵۴
۱۷	مونگھیر	۶-۱۲-۵۴	بھاگلپور	۶-۱۲-۵۴
۱۸	بھاگلپور	۹-۱۲-۵۴	چک مسکن	۹-۱۲-۵۴
۱۹	چک مسکن	۱۱-۱۲-۵۴	رانچی	۱۲-۱۲-۵۴
۲۰	رانچی	۱۳-۱۲-۵۴	جمشید پور	۱۳-۱۲-۵۴
۲۱	جمشید پور	۱۶-۱۲-۵۴	موسی بنی مائینز	۱۶-۱۲-۵۴
۲۲	موسی بنی مائینز	۲۰-۱۲-۵۴	جہو بھنڈار	۲۰-۱۲-۵۴
۲۳	جہو بھنڈار	۲۱-۱۲-۵۴	کلکتہ	۲۲-۱۲-۵۴
۲۴	کلکتہ	۲۶-۱۲-۵۴	بھرت پور	۲۶-۱۲-۵۴

(بقیہ انتخاب عہدیداران)

نمبر شمار	نام جماعت	نام عہدہ	نام عہدہ دار مع مکمل پتہ
۱۷	مرکرہ	پریذیڈنٹ	مکرم جی کے فخر الدین صاحب
		وائس پریذیڈنٹ	؍؍ احمد علی صاحب
		سیکرٹری مال	؍؍ جی ایس احمد صاحب
۱۸	کرولائی	پریذیڈنٹ	؍؍ ٹی کنجالن صاحب (T. Kunjalan)
		سیکرٹری مال	؍؍ ٹی ویران کٹی صاحب (T. Veeran Kutty)
۱۹	بجولپورہ	پریذیڈنٹ	؍؍ حاجی بشیر احمد صاحب بمقام بجولپورہ ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ افسوس آنریبل شری رفیع احمد صاحب قدوائی وزیر خوراک حکومت ہند حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔

کراچی ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے آج سارے پاکستان میں ہنگامی حالات کا اعلان کر کے آئین ساز اسمبلی توڑ دی ہے اور آئین ساز اسمبلی کے نئے سرے سے انتخابات کرنے کا اعلان کیا ہے۔ گورنر جنرل نے مسٹر محمد علی کو بھی یہ ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی وزارت میں ردّ و بدل کریں ۔ چنانچہ مسٹر محمد علی نے نئی وزارت بنانی منظور کر لی ہے۔ گورنر جنرل نے اس سلسلہ میں آج جو حکم جاری کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی موجودہ آئین ساز اسمبلی عوام کا اعتماد کھو چکی ہے ۔ اور مزید عرصہ کے لئے کام کرنے کے ناقابل ہے۔ چنانچہ اسمبلی کو جلد از جلد نئے انتخابات کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ جب تک نئے عام انتخابات مکمل نہیں ہو جاتے ملکی ایڈمنسٹریشن نئے سرے سے تشکیل شدہ وزارت چلائے گی۔ آج بعد دوپہر پاکستان کے کیبنٹ سیکرٹری کی طرف سے جاری کئے گئے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ اس وقت ملک کو سیاسی کرائسس کا سامنا ہے۔ اس پر غور کرتے ہوئے گورنر جنرل پاکستان نہایت افسوس کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ پاکستان کی آئینی مشینری معطل ہو چکی ہے۔ اس لئے انہوں نے سارے پاکستان میں ہنگامی حالات کا اعلان کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ موجودہ آئین ساز اسمبلی کی تشکیل جس ڈھنگ سے ہوئی ہے۔ اس سے اسمبلی عوام کا اعتماد کھو چکی ہے اور مزید عرصہ تک کام کرنے کے ناقابل ہے ۔ چنانچہ اب عوام اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے تمام حالات کا جن میں آئینی مسئلہ بھی شامل ہے اپنے منتخب کئے جانے والے نمائندوں کے ذریعہ فیصلہ کریں گے۔ گورنر جنرل نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ نئی تشکیل شدہ گورنمنٹ ملک کی بھلائی اور ترقی کے لئے حوصلہ سے کام کرے گی۔

نئی دہلی ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ بھارت کی ہوائی بحری اور بری فوجوں میں انگریزی کی بجائے ہندی کے استعمال کی طرف بتدریج تبدیلی کا پہلا مرحلہ طے ہو گیا ہے ۔ فوجوں میں استعمال ہونے والی اصطلاحوں کے ہندی مترادف الفاظ کی دو فہرستیں مرتب کر لی گئی ہیں ۔ اور یہ فوجوں کے مختلف یونٹوں کو بھیج دی گئی ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں ان کی رائے اور سفارشات طلب کی گئی ہیں ۔ انہیں کہا گیا ہے کہ وہ اپنی رائے اکتوبر کے آخر تک ڈیفنس ہیڈ کوارٹرز کو بھیج دیں ۔

نئی دہلی ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے تمام ہندوستانی سفارتخانوں کو مطلع کیا ہے کہ آئندہ سال سے مرکز اور سفارت خانوں کے درمیان تمام خط و کتابت ہندی میں ہوا کرے گی۔

پیکنگ ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو، اندرا گاندھی اور مسٹر پلے کے ہمراہ آج پیکنگ سے روانہ ہو کر کنٹن پہنچے ۔ جہاں سے وہ سپیشل ٹرین پر مانچوریا فولاد کے مرکز انسانی جا رہے ہیں کنٹن میں چینی نمائندہ کے علاوہ حکومت شمالی کوریا کے نمائندوں نے بھی پنڈت نہرو کا استقبال کیا ۔ آپ کی زیارت کے لئے ہزار ہا لوگ آئے ہوئے تھے ۔ انشان سے پنڈت نہرو پورٹ آرتھر جائیں گے ۔ جہاں جہاز سازی کے کارخانے دیکھیں گے ۔ آپ موجودہ پروگرام کے مطابق منگل کو واپس پیکنگ پہنچ جائیں گے ۔

کھٹمنڈو ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ دنیا میں ساتویں سب سے اونچی چوٹی چواو جو کہ ۲۶۷۵۰ فٹ اونچی ہے ۱۹ اکتوبر کو دو آسٹرین مہم بازوں نے مسٹر ہربرٹ مسٹر جوہلر اور ایک شرپا پسنگلا نے سر کر لی ہے اور انہوں نے اس چوٹی پر بھارتی نیپالی اور آسٹریا کے جھنڈے لہرا دیئے ہیں ۔ یہ تینوں مہم باز خیریت سے نیچے آ گئے ۔ لیکن مسٹر ہربرٹ کے پاؤں کی انگلیاں برف سے جھڑ گئی ہیں ۔

قاہرہ ۔ ۲۳ اکتوبر ۔ مصر کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مصری وزیر اعظم کرنل ناصر نومبر کے آخر میں بھارت ، پاکستان ، افغانستان اور انڈونیشیا کا دورہ کر رہے ہیں ۔ افغانستان کے ڈپٹی وزیر اعظم پرنس محمد نسیم خان ان دنوں قاہرہ میں ہیں ۔ وہ کرنل ناصر اور مصری وزیر خارجہ مسٹر فوضی سے کے ساتھ اہم بات چیت کریں گے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ بھارت میں کپڑے کی ملوں نے کپڑے کی پیداوار میں اس سال نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۔ چنانچہ سرکاری ذرائع سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس سال کی پہلی ششماہی میں ۲ ارب ۵۴ کروڑ گز کپڑا تیار ہوا ہے جبکہ ماہ جولائی میں بھارتی ملوں نے ۴۲ کروڑ ایک لاکھ گز کپڑا تیار کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پانچسالہ پلان میں کل ۴ ارب ۷۰ کروڑ گز کپڑا سالانہ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ تاکہ ہر شخص کو ۱۵ گز کپڑا مل سکے ۔ مل میڈ کپڑے کے ساتھ ساتھ کھڈیوں کے ذریعہ تیار ہونے والے کپڑے کی پیداوار بھی بہت بڑھ گئی ہے ۔ پلان کمیشن نے کل ایک ارب ۷۰ کروڑ گز سالانہ کھڈیوں کا کپڑا تیار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا ۔ جبکہ اس سال ایک ارب ۵۰ کروڑ گز کھڈی کا کپڑا تیار ہونے لگے ۔

واشنگٹن ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ یہاں کے واقف کار حلقوں نے بتایا ہے کہ امریکہ پاکستان کو کپڑا اور دیگر عام استعمال کی اشیاء خریدنے کے لئے جاپانی زرمبادلہ کو آرڈر دے گا ۔ پاکستان کو بھیجے جانے والے مال کی قیمت امریکہ خود ادا کرے گا ۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نہری پانی کے تنازعہ کے متعلق از سر نو بات چیت کرنے کے لئے عالمی بنک کا دعوت نامہ منظور کرے گی ۔ حکومت پاکستان نے بات چیت شروع کرنے کے متعلق دعوت نامہ منظور کر لیا ہے ۔ عالمی بنک کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر رابرٹ ویل گارنر نے پاکستان کے دعوت نامہ کو منظور کرنے کی خبر کی تصدیق کر دی ہے ۔ ہندوستان و پاکستان کے درمیان نہری پانی کے تنازعہ کا تصفیہ کرنے کے یہ بات چیت ۵ نومبر سے واشنگٹن میں شروع کی جاری ہے ۔

کھٹمنڈو ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ حکومت نیپال نے امریکہ کی طرف سے ۳۰ لاکھ سے زائد ڈالر کی امداد قبول کر لی ہے ۔ جو اسے حالیہ سیلاب کے باعث نقصانات کی مرمت کے لئے پیش کی جاری ہے ۔ نیپال کابینہ نے اپنے جلسہ میں اس پیشکش کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور عنقریب دونوں ملکوں کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے ۔

دہلی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ حکومت ہند نے آج ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے ۔ کہ امرتسر لاہور کے درمیان ریل سروس ۲۸ اکتوبر سے شروع ہو رہی ہے ۔

ہندوستانی وقت کے مطابق امرتسر سے ٹرین دس بجے روانہ ہوگی ۔ اور ڈھائی بجے لاہور پہنچ جایا کرے گی ۔

لاہور سے امرتسر کے لئے ٹرین پونے دو بجے روانہ ہوا کرے گی ۔ اور ساڑھے چھ بجے امرتسر پہنچے گی لاہور جانے والے مسافر کو پاکستانی حصہ میں سفر کرنے کے لئے جلو اسٹیشن پر ٹکٹ خرید سکیں گے اور امرتسر آنیوالوں کو ہندوستانی علاقہ میں سفر کرنے کے لئے اٹاری ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ خریدنا ہوگا ۔ ایسے مسافروں کے لئے جو اٹاری واہگہ میں امرتسر اور لاہور پہنچ کر آگے سفر کرنا چاہتے ہیں ۔ ریزرویشن کے انتظامات کئے گئے ہیں ۔ ریزرویشن لاہور اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ اور امرتسر ریلوے اسٹیشن ماسٹر کریں گے ۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اس شٹل کو چلانیکا فیصلہ اس معاہدہ کے تحت کیا گیا ہے ۔ جو شمالی ریلوے (ہندوستان) اور شمال مغربی ریلوے (پاکستان) کے نمائندوں کے درمیان لاہور میں ۱۹ اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو طے پایا تھا ۔

قاہرہ ۔ ۲۰ اکتوبر ۔ عرب لیگ کے فوجی سیکرٹریٹ کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے کہ عرب ملکوں میں ایک عرب ہوا باز کمپنی کے قیام کیلئے مشترکہ طور پر سرمایہ لگائیں

ڈاکٹر کاٹجو بقیہ صفحہ ۱

مہاراجہ اشوک ۔ بکرما دیتہ ۔ شہنشاہ اکبر اور انگریز نہ کر سکے ۔ انہوں نے تمام چھوٹی ریاستیں ختم کر کے موجودہ وشال بھارت بنایا ۔ اب ڈاکٹر کاٹجو کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ یہ اتحاد اور مضبوط ہو اگر کسی وجہ سے اس وشال راشٹر کی کڑیاں ہل گئیں ۔ تو پھر صدیوں یہ جڑ نہ سکیں گی ۔ اس لئے لازم ہے کہ محترم کاٹجو صاحب کوئی مضمون لکھنے سے پہلے اس ایکتا کا دھیان رکھیں ۔ ملک کی نازک سرحدوں کی طرف دیکھیں اور تمام اُن بین الاقوامی تحریکوں کی طرف سے خبردار رہیں جو ہماری ایکتا کو تباہ دیکھنا چاہتی ہیں ۔ ہم کو پاکستان کی نقل نہیں کرنی ۔ ہمیں اس راہ سے بچنا ہے جس پر ہمارے دشمن ہمیں چلانا چاہتے ہیں ۔ ہم کو انگریز اور امریکہ کے اشاروں پر نہیں ناچنا ۔ ہم کو باپو کی راہ پر چلنا ہے ۔ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے ۔ باپو کو ہندو مسلم اتحاد پیارا تھا ہمیں بھی یہی ہونا چاہیئے ۔ مسلم ملک کی دولت ہیں ۔ بھارت کی آنکھوں کے تارے ہیں ۔ ان کو مندر مسجدوں کے لئے ناراض نہیں کرنا ۔ یہ ہندو سماج کے انگ ہیں ۔ اور ہمیشہ رہنے والے ہیں آج سب سے بڑا مسئلہ ہندو مسلم ایکتا اور اتحاد کا ہے ملک کے اندر اور باہر امن کی فضا کی ضرورت ہے ۔ امن سے ہی ہماری ترقی ممکن ہے ۔ ہمیں پنڈت نہرو کی سرکاری نیتی کو اپنانا ہے ۔ اسی میں ہندو سماج کا کلیان ہے ۔ امن ہی ہندو سماج کی ترقی کا راز ہے ۔ امن ہندو مسلم ایکتا پیدا کرے گا ۔ امن ہی پاکستان کو مجبور کرے گا ۔ کہ صفحہ لشکوک کو تعمیر کی طرف جاویں ۔ امن کی تحریک ہی پاک امریکن پیکٹ ختم کر دے گی ۔ (بشکریہ الجمعیت)